وَبِعَهْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْ

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو

میثاقِ اخلاق

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

امیر حمزہ بن نذیر احمد

مکتبہ الفرقان مین بازار نمبر ۲ غازی آباد لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اللہ نور السمٰوٰت والارض

میثاقِ خلاق

امیر حمزہ

www.KitaboSunnat.com

جامع مسجد اہلحدیث غازی آباد۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو

تعداد ۵۰۰

مطبع طفیل آرٹ پرنٹرز لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹... بی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزز قارئین کرام!

میرے قلبِ سلیم کے جذبۂ توحید کو اب آپ کے ہاتھوں نے "میثاقِ خلّاق" کی صورت میں پکڑ ہی لیا ہے تو پھر اس عہد و میثاق کو جو کہ آپ کا اپنے رب سے کیا ہوا اپنا میثاق ہے ملاحظہ کئے بغیر نہ چھوڑیں اور اگر اس عہد کی یاد دہانی کروانے میں مجھ سے کوئی لفظی یا معنوی غلطی ہوئی ہے تو خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے بھائی کو اس سے نہ صرف یہ کہ باخبر کریں بلکہ اپنے باپ آدمؑ کے ہر بیٹے اور اپنی ماں حوّا کی ہر بیٹی کو اس عہد سے باخبر کرنے کے لیے ہر طرح سے تعاون فرمائیں۔

آپ کی خیر خواہی کا منتظر خیر اندیش
امیر حمزہ کالونی شاد باغ ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ
پنجاب پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفلِ میثاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝

اور اے نبی لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت کہ جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے اُن کی نسل کو نکالا تھا اور انھیں خود ان کے اُوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں" تو سب نے کہا "کیوں نہیں" ہم اس پر گواہ ہیں (اللہ نے یہ پروگرام اس لئے مرتب فرمایا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔ حشمت وشوکت سے بھرپور وہ کیسا پُرشکوہ منظر ہوگا عظمت وجلالت سے معمور وہ کیسی نشاط انگیز محفل ہوگی۔ جس کے ایک جانب مشرق و مغرب کے فاصلوں پہ محیط جسامت رکھنے والے اَن گنت ملائیکہ صفیں باندھے دست بستہ مؤدبانہ کچھ سُننے کے لئے بے تاب کھڑے تھے تو دوسری طرف از آدم تا فردِ آخر تمام انسان گوش برآواز تھے کہ

جلالت ومحبت سے معمور صدائے استفسار بلند ہوتی ہے۔

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔

تب ندائے وحدانیت عالم ارواح کے لاتعداد مسافروں کے ضمیر میں سرایت کر کے بیک زباں یوں بے ساختہ نکلتی ہے۔

بَلٰى شَهِدْنَا۔ کیوں نہیں ہم گواہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد از میثاق

یہ تھا سب سے پہلا عہد رابطہ جو خالق و مخلوق کے درمیان بلا واسطہ ہوا اور پھر خالق کے مرحلہ وار پروگرام کے مطابق اس عالم آب و گل میں اختلاطِ مرد و زن سے سلسلۂ توالد و تناسل شروع ہوا۔

حسین مسافر خانہ

احسن الخالقین نے مسافر خانۂ کائنات میں حسن وافر مقدار میں بکھیر دیا۔ شمس و قمر اور ستاروں سے آسمانِ دنیا کو مزین فرما دیا۔ آبِ بحر میں لعل و گہر یاقوت و مرجان اور آبی مخلوق تخلیق کی تو پانی کے اوپر فرشِ زمین بچھا کر انواع و اقسام کے اشجار اور نباتات سے آراستہ جنگلات بنا دیئے۔ جو درندوں اور چوپایوں کے مساکن ٹھہرے اور کہیں سرخ و سیاہ اور سپید و سبز پہاڑوں کی نقشہ نگاری کر دی تو کہیں سر کہسار شق کر کے چشمہ جاری کر دیا اور راہ چشمہ کو آبشار بنا کر دلربا موسیقی سے مزین فرما دیا اور آبشار کے آبی موتیوں کو حق میں طلائی سنہری رنگریزی کا کام افقِ سحر سے ماہتاب کی جھلملاتی کرنیں سرانجام دے رہی ہیں۔ گلہائے رنگا رنگ سے مزین حسین وادی میں زرق برق سنگریزوں سے ہم آغوش کر کے پیچ و خم ڈال کر صوتی حسن کو مضراب زیر و بم سے دل آویز بنا دیا۔ کناروں پر سبز قالین بچھا کر اشجار کی پُر ثمر ڈالیوں کو جھکا کر بادِ صبا جھولے پہ لگا کر بلبل کو بٹھا دیا کہ

میری حمد میں نغمہ سنج ہو جا۔

ان قدرتوں ندرتوں اور بوقلمونیوں کا جال بچھانے والا خوابِ غفلت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدہوش خلیفۂ ارض کو آواز دے کے پوچھتا ہے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ :۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

تو ایک کی صدائے اللہ اکبر سے وجودِ شبستان لرز اٹھتا ہے اور وجودِ سحر کو خوش آمدید کہتا ہے اور کوئی بد نصیب اس لذّتِ سحر گاہی سے محروم بھی ہے ۔

غرض فضائے بسیط میں طیوّر کو بکھیرنے والے نے اس کائنات میں ایسے ایسے قوانین بنا ڈالے کہ اس کا خلیفۂ عقل و تدبر سے ان کو دریافت کرتا چلا جائے اور حُسن کائنات میں اضافے کا سبب بنتا چلا جائے اس لئے کہ وہ خود بھی جمیل ہے جمال پسند فرماتا ہے اور اسی لئے تو کائنات کو حسین اور انسان کو احسنِ تقویم میں تخلیق کیا لھٰذا حقِّ نیابت یہی ہے کہ نائب جو بھی کرے فضائے بسیط میں پرواز یا بحرِ بے کراں کا سینہ چیرے حیاتیات میں تحقیق یا قوانینِ طبیعات کو سَر کرے ۔ اُس سَر کو اور جس سے سَر کیا ہے اس سَر کو خالقِ قوانین کی عظمت کے سامنے جھکا کر اپنا رابطہ اور زیادہ مضبوط کرے اور بے ساختہ پکار اُٹھے ۔

ترجمہ :۔ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ

کتنا ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو نہایت ہی خوب نر اور حسین تر پیدا کرنے والا ہے ۔

دو فطری راستے

خالقِ کائنات نے ان تمام حسین و جمیل اور دلربا نعمتوں سے انسان کو مسرور کرنے کے لئے با اختیار بنایا تو ساتھ ہی بعض معاملات میں بے کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بے بس بھی بنایا تاکہ کہیں جمال و جلال اور اظہار و احسان پرست بن کر اس کے خالق سے رابطہ ہی نہ توڑ بیٹھے۔ چنانچہ ایک طرف اُس کے دل میں امتیازِ خیر و شر کی الہامی قوتیں ودیعت کر دیں (کہ خواہ ہزار خوش کن تاویلیں کر کے ضمیر کو برائی پہ آمادہ کرنے کی کوشش کرے لیکن اُس کی ملامت سے بچ نہ سکے بر عکس اُس کے نیکی سے فرحت و انبساط محسوس کرے) تو دوسری جانب مرض بھوک کمیِ رزق اور مشکلات و مصائب کا سائبان بھی اُس کے سر پر معلّق کر کے یہ خوف مسلط کر دیا کہ نہ جانے کب یہ گریں اور اس کی مسرّت و فرحت کو آنِ واحد میں پیوند خاک کر دیں۔

انقطاعِ میثاق

انسانِ اوّل یعنی آدم علیہ السلام نے بھی بعد از خطا اپنا رابطہ اپنے اللہ سے ہی جوڑا اور اُس کی دی ہوئی ہدایت سے اپنی اولاد کا رابطہ بھی اُسی سے قائم کیا یعنی یہ اوّلین معاشرہ مکمل اسلامی معاشرہ تھا۔ پھر یہ بڑھتے بڑھتے خاندانوں اور قبیلوں کی شکل میں متشکل ہو گیا۔ اور پھر جوں جوں باپ کے زمانے سے بُعد ہوتا گیا توں توں رابطہ کمزور پڑتا گیا یہاں تک کہ وہ گھڑی بھی آن پہنچی۔ جب رابطہ بالکل ہی ٹوٹ گیا اور جب انسان اِس فطرتی ربط سے منقطع ہوا تو بے چین رہنے لگا۔ اس لئے کہ فطرت کو حالات و عوامل کے تغیّر سے کالعدم تو کیا جا سکتا ہے لیکن ختم نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ خالق کی ودیعت کردہ فطرتِ سلیمہ کے مطابق۔ کہ وہ اپنے محسن کے سامنے اظہارِ تشکر و سپاس کرتا ہے۔ یہ فطرتی جذبہ اُس کے دل کی گہرائیوں میں انگڑائیاں لینے لگا تو وہ مظاہرِ فطرت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین اور مفید مناظر پہ یہ فطرتی متاعِ توحید قربان کرنے لگا۔ خالقِ فطرت کو چھوڑ کر مظاہرِ فطرت کے سامنے سرنگوں ہو گیا خوشبو کو سونگھ کر بجائے سراغِ گل کے حیران و ششدر فضاؤں میں گھورنے لگا۔ اور جب کبھی آب و آتش سے ستم رسیدہ ہوا تو اُن کو دیوتائے غضب قرار دے کر ہاتھ باندھے مجسمۂ عجز و نیاز بن گیا۔

جدّوجہد برائے وصالِ میثاق

خالق کو اپنے خلیفہ کی یہ ذلت و اہانت گوارا نہ ہوئی لہٰذا اُس نے ان پراگندہ معاشروں میں سے ہی سلیم الفطرت انسانوں کو منتخب فرما کر ھدایت و رُشد کے واضح حقائق اور راہنمائی کی اعلیٰ اقدار سے مزیّن فرمایا تاکہ وہ خالق و مخلوق کے منقطع رشتوں کا از سرِ نو وصال کریں ٹوٹے ہوئے رابطوں کو بحال کریں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی صدائے وحدانیت سے ان کے خوابیدہ ضمیروں کو جگا کر فوز و فلاح کا مُژدۂ جانفزا سنائیں اور پھر زندگی کا ایک ایک لمحہ بس صرف اِسی ایک کام کے لئے وقف کر دیں۔

پھر کہ جنہوں نے اِس آوازِ حق پہ لبّیک کہا جو کہ ہر انسان کے اپنے ضمیر کی آواز ہے جو ہر فطرتِ سلیمہ رکھنے والے کے اپنے دِل کی صدا ہے جو ہر عقل و شعور رکھنے والے ذہن کی نداء ہے۔

انہوں نے کوہ و بیاباں سے ٹکرا کر بھی دامنِ افلاک نہ چھوڑا بعد از یافتِ عظمت ذلت کو گوارا نہ کیا اور اس متاعِ گراں مایہ کی ازلی و ابدی حلاوت و شیرینی سے سرشار رقتی اور فانی مصائب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و آلام کو برداشت کرکے اپنے رحیم مولا سے رابطہ مضبوط کرکے عظمتوں کے سنہری میناروں سے ہمکنار ہونا پسند کیا۔

اور وہ کہ جنہوں نے نہ صرف یہ کہ انکار کیا بلکہ اقرار کرنے والوں کی راہ میں بھی سدِّ راہ بنے اور اس لئے بنے کہ وہ لذّاتِ محسوسات عظمت و شوکت کی جھوٹی روایات اور نفسانی خواہشات کے بندے بن چکے تھے چنانچہ عقل و خرد سے عاری تفکیر و تدبّر سے نا آشنا یہ مقلد لوگ ذلت و نکبت سے معمور اپنے ہی بنائے ہوئے حصاریں محصور ہو گئے۔ اللہ کے فرستادے اور اُس کے حواری اِس حصار کو توڑتے ہیں اور یہ اُن کی گردنیں مروڑنے میں لگے رہے حق و باطل کی یہ حریفانہ کشمکش اور جدّ و جہد جاری رہی رسول آتے رہے اور اُن کے بعد اُن کی علمی میراث پانے والے اللہ کے ولی یہ کام کرتے رہے اور اس کے برعکس شیطان کے ولی اپنا کام کرتے رہے نسلوں پہ نسلیں گزرتی چلی گئیں۔ (حتیٰ کہ نوبت بایںجا رسید) اللہ کے ساتھ تعلق کا تصور دماغ کے گوشۂ نسیان میں معلق ہو کے رہ گیا۔ اخلاقی قدریں پامال ہوس شہوت رانی اور مفاد پرستی کا دور دورہ ہو گیا۔ باہم الفت و محبت کے رشتے شفقت و پیار کو ترسنے لگے۔ غرض معاشرہ امن و امان سے دُور ظلمات کا گہوارہ بن گیا۔ اس لئے کہ مصلحین اور موحدین کے اُٹھ جانے کے بعد آفاتِ بلیات خرافات و توھمات اور فساد و بدامنی کی طوفانی موجوں اور طوفانوں کا آنا فطری امر ہوتا ہے۔

سرابِ چشم

ان حالات میں لوگوں نے دورِ گذشتہ کو آواز دی آوازِ بازگشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ان کے کانوں سے سنا۔ تو ذھن نے رسائی یوں کی کہ وہ ہمارے آباؤ و اجداد جو اللہ کے فرستادے اور اس کے حواری تھے۔ کیسے مخلص بے لوث اور نیک لوگ تھے اور ان کے وجود سے معاشرہ بابرکت تھا لیکن اب وہ گراں مایہ ہستیاں کہاں سے لائیں وہ دیدہ ور کہاں سے ڈھونڈیں جو توحید کی شمیم جانفزا سے گلستانِ زندگی کو مہکاتے رہے اور اس کی نکہت روح افزا سے چمنستانِ زلیست کو صباءِ بُشریٰ بناتے رہے لیکن اب تو وہ وہاں جا چکے تھے کہ یہ الفاظ بے ساختہ خاک سے استفسار کرتے ہیں۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایۂ کیا کیے

پھر یوں ہوا کہ اُس دور کے تمدّن کے مطابق ان اولیاء اور صالحین کی شبیہیں پتھروں کی صورت میں بنائی گئیں۔ اور برائے حصولِ برکت و دافعِ زحمت دیوارِ خانہ کے ساتھ سجا دی گئیں اور پھر یہاں سے معبدوں کی زینت بنا دی گئیں۔ ان کی نیکی اور پارسائی کے قصّے زباں زد عام ہو گئے اور دل عقیدت مند ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ محبّت کی اِس اندھی عقیدت کے جذبات لئے ہوئے فضل و رحمت کو وصول اور رنج و الم کو دور کرنے کے لئے اللہ کے حضور ان کی پارسائی اور نیکی کا واسطہ دیا جانے لگا۔ اور ان ہستیوں کو قُربِ الٰہی کا ذریعہ خیال کیا جانے لگا۔ اور پھر اندھی عقیدت یوں کنوئیں میں گری کہ انہیں حاضر و ناضر اور مشکل کشا جان کر ان کے سامنے مشکلات کو دُور کرنے کے لئے مناجاتیں اور حاجت روا جان کر حاجت روائی کے لئے حاجتیں پیش کرتے ہوئے سجدہ ریز ہونے لگے اور دیکھا دیکھی ضرورتمند ول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دُکھوں کی ماری ہوئی خلقت کا ہجوم امڈ آیا۔ نذر و نیاز دی جانے لگی۔ عید کا سماں بندھ گیا۔ تہوار مقرّر ہونے لگے۔ اور اب سوالی بن کر ایجاد کی ماں کھڑی ہوئی کہ نذر و نیاز کی وصولی اور دیگر انتظام و انصرام کا کام کون کرے۔ تو اس مقصد کے لیئے مجاورین کا طبقہ وجود میں آیا۔

ماورائی طبقے کا وجود

معاشرہ جیسا بھی اس کی رائج الوقت اقدار کے مطابق بعض لوگ ممتاز حیثیت کے مالک ہوتے ہیں اور یہی ممتاز لوگ منتظم اعلیٰ ٹھہرے۔ اب عوام الناس کے عقیدے کے مطابق چونکہ یہ لوگ ایک بہت بڑے مقدّس فریضے پہ تعینات تھے۔ اور ہر وقت اس پاک جگہ پہ قیام فرما رہے تھے۔ لہٰذا ان کے تقدّس اور عظمت و عقیدت کا سکّہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھتا چلا گیا اور پھر جب یہ مقدّس روحانی ہستیاں مرنے لگیں تو محبت کی بے شعور بہری عقیدت نے ان پہ مزارات اور گنبد تعمیر کر دیئے اور یوں اصنام کی جگہ ان مُردہ روحانی مجاوروں نے لے لی اب انبیاء اور صلحاء کی پتھری تصاویر پہ جو ہوتا تھا اس کے علاوہ بھی یہاں وہ کچھ ہونے لگا کہ جو ابلیس کی قلبی مسرّتوں کو فرحت انگیز مسکراہٹوں میں تبدیل کرنے کے لئے کہیں زیادہ تھا کہ لوگ نذریں اور منّتیں مان کر دور دراز کا سفر طے کرتے ہوئے یہاں پہ عبادت و ریاضت کی تمام اقسام بجا لانے لگے۔ جبکہ مجاورین سالانہ عرسوں کے مواقع پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطریات کے غسل دے کر تبرک تقسیم کرنے لگے۔ سنگ مرمر سے آراستہ مزار کو ریشمی نقرئی اور طلائی غلافوں سے ملفوف کرنے لگے۔ چراغوں قمقموں سے دن کا سماں اور بوئے لوبان سے مہکانے لگے پھر ان مزارات نے خانقاہوں اور آستانوں کی ہیئت اختیار کر لی اور ان کے منتظم وراثتاً سجادہ اور گدی نشین بن کر دستارِ فضیلت جُبّے اور خرقے پہننے لگے اور

پھر تو نام نہاد اہلِ روحانیت نے عوام کو اپنے خود ساختہ مقدس و مطہر شکنجے میں پوری طرح جکڑ لیا اور ساتھ ہی ساتھ بتدریج نئے نئے دقیق عقائد اور رسومات و توہمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا۔ غرض سوراخ جہالت نے بڑھتے بڑھتے دروازے کی شکل اختیار کر لی اور پھر اس ماورائی اور روحانی طبقے نے نہ صرف یہ کہ دروازے کو مزید وسیع کیا بلکہ تعداد میں مزید اضافہ کرتے چلے گئے۔

بار بار نزولِ رحمت

مالک کی دی ہوئی کھلی چھٹی سے مستفید ہوتے ہوئے ابلیس قہقہے لگاتا تھا تو معبودِ حقیقی بھی اپنے خلیل وکلیم بھیج کر ملاپ تعلق بار بار فرماتا رہا اور یہ اللہ کے محبوب بندے مسلسل پکارتے رہے۔ کہ معبودِ حقیقی کے بندو۔ تم خود ہی عابد و معبود اور ساجد و مسجود بن بیٹھے ہو۔ سرمدی بہاریں چاہتے ہو تو اپنے مالک سے عہد پورا کر کے ان درمیانی واسطوں اور طاغوتوں سے قطع تعلق ہو جاؤ۔ اب تاریخ کے ان مختلف ادوار کو ملاحظہ کیا جائے تو یہ حقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح ہوتی ہے کہ
عرفانِ حق کے بعد سب سے زیادہ مخالفت انہی خود ساختہ مذہبی اجارہ داروں نے کی اور صرف اس لئے کی کہ تسلیم حق کے بعد ان کی تقدیس و عقیدت عظمت و رفعت اور خواہشاتِ نفسانی کے لامتناھی اور مزین سلسلے کہاں جائیں گے رہے عوام الناس تو ان کو ان کی خود ساختہ کشفی اور تجوبی روحانیت یا رسائی اور اندھی تقلیدی عقیدت لے ڈوبی۔

لیکن اللہ واحد کے موحد بندے ان دبیز حجابات کو ہٹانے کی برابر اور حتی المقدور کوشش کرتے رہے تاکہ بندوں کو بندوں کی بندگی سے نجات دلا کر معبودِ واحد کی بندگی میں باندھ دیں۔

علماء کا سائبانِ ظلمات

عیسیٰ علیہ السلام کا اِس دُنیا سے اُٹھنا تھا کہ انسانیت پہ ظلمات کا سائبان چھانے لگا یہاں تک کہ پھیلتے پھیلتے اُس نے ہر جانب سے ڈھانپ لیا۔

ہوا یوں کہ انبیاء اور ان کی کتب سے آشنائی رکھنے والوں کی اکثریت نے نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے کتاب اللہ میں معنوی تحریف کے بعد نہ صرف یہ کہ لفظی تحریف کی بلکہ اپنی طرف سے وہاں نئے نئے احکامات کا اضافہ کرتے چلے گئے اور پھر اپنی عقیدت و سیادت کے لئے سیدھے سادہ اور فطری احکاماتِ الٰہیہ کو پیچیدہ و دقیق بناتے لگے اور زندگی سے بے تعلق سوالات مبنی بر مفروضات پہ خواہ مخواہ کی علمی موشگافیوں اور نکتہ سنجیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عوام الناس کے دلوں میں جھوٹی عظمتوں کے مینار قائم کرنے لگے اور پھر ان میناروں کو دوام بخشنے کی خواہشات نے اختلافات کی خلیجوں کو وسیع سے وسیع تر کر دیا اور نتیجے میں بانیانِ مکاتبِ فکر اور مختلف مسالک وجود میں آنے لگے پھر ان لوگوں نے ایک طرف تین خدا بنائے اور تین میں ایک اور ایک میں تین جیسا نہ سمجھ میں آنے والا عجیب وغریب فلسفۂ تثلیث اختراع کر کے اس کی بنیاد پر انواعِ واقسام کے مضحکہ خیز مسائل کا یوں انبار لگایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پیشاب تک کو موضوعِ بحث بنا ڈالا کہ وہ پاک تھا۔ یا ناپاک اور دوسری جانب خالق ومخلوق میں یوں حائل ہوئے کہ سب سے بڑے مذہبی پیشوا پوپ سے پروانۂ جنّت فروخت ہونا شروع ہو گیا اور پھر اگر کوئی بعد از گناہ اپنے پیدا کرنے والے سے معافی مانگنا چاہے تو اُس کے لئے بھی مذہبی پیشواؤں کے سامنے اقرار لازمی پایا۔ غرض خالق ومخلوق کے درمیان کثرتِ حجابات کی انتہا ہو گئی۔

پھر ان پیٹ سے سوچنے اور عقل مستعار رکھنے والے ظالموں نے یہیں تو بس نہیں کی بلکہ اُن بادشاہوں کو ظلِ الٰہی اور اوتار ومظہر قرار دیا جو عوام النّاس پہ ظلم وستم ڈھا کر اپنا اقتدار طویل سے طویل تر کرنا چاہتے تھے اور من پسند فتوے حاصل کرنا چاہتے تھے اور یوں ان فتوؤں القابوں اور سرٹیفیکیٹوں کے بدلے میں انھوں نے مذہب کے اِن ٹھیکیداروں کو مراعات وانعامات سے نواز کر اُن کی گدیوں اور مسندوں کو مستحکم کیا کہ ان کے استحکام میں اُن کا اپنا استحکام مضمر تھا اور یوں اِن دو ظالموں نے باہمی بھگت سے خلقِ خالق کو خوب بے وقوف بنایا اور جو کوئی حامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل و خرد اُٹھا تو قوت و تقدس کا بے رحم ظالم ہاتھ اُس کے خونِ ناحق میں رنگ گیا۔

صوفیاء کا سائبانِ ظلمات

اَحبار (علماء) اور بادشاہان کے بعد رُہبان (صوفیاء) ان سے کہیں بڑھ کر نکلے انہوں نے مسخ شدہ مذہب کا رُخ خود ساختہ روحانیت کی طرف موڑ کر رہبانیت کی بنیاد ڈالی۔ گھر بار بیوی بچے چھوڑ کر تجرد کی زندگی کو پاکیزہ قرار دیا۔ عملیات اور چلے کشیاں شروع کر دیں جنگلوں ویران کنوؤں بھٹوں اور قبروں کا رُخ کیا ریاضتیں مراقبے اور مجاھدے کئے۔ کئی کئی سال محنت طلب اور تکلیف دہ امور سرانجام دینے کے بعد یہ لوگ نئی نئی توانائیاں لے کر واپس پلٹے تو کشف و کرامات اور فیوض و برکات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر ان کی خانقاھوں پر اور اُن کے مرنے کے بعد ان کے مزاروں پر وھی کچھ ہونے لگا جو ماورائی طبقے پہ ہوتا تھا اور جو آج ہو رہا ہے کہ تقدسِ مزارات کی بنا پر ہر مزار کے ساتھ معبد یا مسجد کا وجود عوام الناس کا ثواب اور درشن و زیارت کے لئے دور دراز کا سفر۔ اعتکاف و چلے کشیاں۔ طواف۔ پھیرے اور غسل۔ مرمریں قبر کے ساتھ لمس۔ لپیٹ اور چمٹ کر المیہ داستانیں دِل گداز سرد آہیں جگر سوز نالۂ و شیون نذریں نیازیں منتیں حاجتیں۔ گڑگڑا کر رکوع و سجود اُلفت و محبت سے بوس و کنار پھر یہاں پہ میلے عیدیں تہوار اور عرس اور ان پہ سماع بھجن اور قوالیوں سے مسحور ہو کر وجد و رقص غرض

WWW.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی کھڑے بتوں کی پوجا تو کوئی پڑے بتوں کے نام کی دہائیاں کوئی زندہ کی پرستش تو کوئی مُردہ اصنام کی عبادت کر رہا ہے۔ اور پھر ان خانقاہوں اور آستانوں کے سجّادہ اور گدی نشین روحانی پیشواؤں نے عوام النّاس کو خرقِ عادت عملیات کشف و کرامات غیبی الہامات خرافات و رسومات اور بدعات و توھمات کی زنجیروں میں پوری طرح جکڑ لیا تو یہ لوگوں کی خواہشات حاجات اور ضروریات و مناجات کا منبع ۔ مرجع ملجاء اور ماوی ٹھہرے اور پھر یہ لوگ

خانقاھی نظام کے مختلف سلسلوں کی بیعتوں اور ان کے بے شمار دقیق اور اتھاہ عقائد کی بیڑیوں وحدۃ الوجود۔ وحدۃ الشہود۔ حلول ۔ معرفت و طریقت ۔ تصورِ شیخ اور فنافی الشیخ کی گہری گہرائیوں میں عوام النّاس کو بھی پھینک کر خود مجذوب ولی قطب ۔ ابدال ۔ غوث اور رھبانی صحراء نوردی کی باکرامت مقدّس ماورائی روحانی ہستیاں بن گئیں غرض ان لوگوں کے خالق و مخلوق کے درمیان نوری سالوں پہ محیط فاصلوں کے سامنے لفظِ حجاب نونقاب اوڑھتا جھجکتا اور شرماتا ہوا نظر آتا ہے ۔

جہالت کے ان گھٹا ٹوپ اندھیروں میں نجومیوں ساحروں قیافہ شناسوں اور ماہرین نفسیات جیسے ذہین لوگوں نے بھی اس میدانِ تقدّس کی آڑ میں وہ وہ کچھ کیا کہ ابلیس بھی ندامت سے آنکھیں جھکالے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہی کا واحد سبب

لوگ کشف وکرامات اور خرق عادت واقعات پڑھ اور سُن کر اور بعض اوقات خود بھی نہ صرف یہ کہ ملاحظہ کر کے بلکہ مستفید ہو کر دیگر لوگوں کو بھی ان فیوض و برکات کے سر چشموں کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ان سب فیض یافتہ متاثرین مریدین اور قصہ نواؤں کی تان یہیں آکر ٹوٹتی ہے کہ ان بزرگوں نے محنتیں ریاضتیں اور مکامات ولایت طے کئے ہیں۔ لہٰذا اللہ ان کی مانتا ہے جبکہ ہماری نہیں سُنتا اس لئے کہ ہم گنہگار ہیں اور اگر مان بھی جائے تو جلد نہیں مانتا جبکہ ان کی لوٹاتا نہیں اور درحقیقت کام تو اللہ ہی کرتا ہے تو اب ہمارے اِس فعل میں شرک کی آخر کونسی بات ہے اور جبکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ تاریخ انسانی میں جب کہیں پہلی بار شرک ہوا اُس وقت سے لے کر آج تلک یہی ایک دلیل کبھی سادہ کبھی دقیق و پیچیدہ اور کبھی علمی بنا کر پیش کی جاتی رہی ہے اور تمام انبیاء اِسی کو ختم کرنے کے لئے تشریف لائے اور ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے اور

اب یہ زیر نظر تحریر بھی اِسی روشنی کی ادنیٰ سی کرن ہے اور اِس کرن اور شعاع کو ظلمات شرک پہ ڈال کر حقیقت کی پردہ کشائی سے قبل کچھ مسلمہ حقائق پیش کئے جاتے ہیں جو خوارق عادات عوامل اور فیوض و برکات کے اِس معمّے کو حل کرنے میں ممد و معاون ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند مسلّمہ حقائق

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو نہ صرف یہ کہ اشرف المخلوقات اور اپنا خلیفہ بنایا ہے بلکہ زمین وآسمان کے درمیان موجود قوانینِ فطرت کو اس کا مطیع بنا کر ایک حد تک خود مختار بھی بنا دیا ہے۔ اور پھر انسان اوّل (آدم) کی علمی برتری کی خصوصیت اپنے ملائیکہ پر بھی ثابت کر دکھائی جس نے اسے ممتاز حیثیت کا حامل بنا دیا ہے جو اس کی کھوپڑی میں شعور اور تحت الشعور کی صورت میں موجود رہتی ہے۔

اور یوں یہ روح وجسم کا مرکب حضرتِ انسان اپنی دماغی قوّت کو جو کہ جسم پہ ناظم (ADMINISTRATOR) ہے۔ کنٹرول کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے جسم میں حیرت انگیز تبدیلیاں لا سکتا ہے۔ بلکہ خوارقِ عادات کرشمے بھی دکھلا سکتا ہے۔ اس کی ادنیٰ سی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی کو جب کوئی روح فرسا خبر سنائی جاتی ہے تو اُس کا چہرہ جو کچھ دیر پہلے سُرخ تھا زردی مائل ہو جاتا ہے اسی طرح اُس کا خوش وخرم یا غضبناک ہوتا بھی نہ صرف یہ کہ چہرے پہ بلکہ پورے جسم میں تغیرات رونما کر دیتا ہے اور اگر کسی مرض سے متعلق اُس کے ذہن میں وہم پڑ جائے جو کہ درحقیقت اُس میں نہ ہو تو اُس وہم کے سبب وہ اُس مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔

تو گویا دماغی تصورات کے اثرات جسم پہ نمایاں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کے کسی حصّہ کو اگر بذریعہ ٹیکہ (INJECTION) یا کسی کیمیکل کے سُن کر دینے کے بعد جسم سے علیحدہ بھی کر دیا جائے تو معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نہیں ہوتا اس لئے کہ جسم میں سرخ و سفید اعصابی تاروں کا جو جال دماغ کو کسی بھی صورتِ حال سے مطلع کرنے کے لئے بچھایا گیا ہے وہ منقطع کر دیا جاتا ہے تو اسی دماغی قوّت کو کنٹرول میں لا کر جسمانی مشقوں اور مسلسل ریاضتوں سے فنِ یوگا کے ماہرین نے سانس کی مسلسل کئی کئی دنوں تک بندش اور دیگر کرشموں سے حیران کر دیا۔ جوڈو کراٹے والوں نے کئی کئی اینٹوں اور شہتیروں کو ہتھیلی سے توڑ کر ششدر کر دیا۔ ہپناٹزم والوں نے مقناطیسیتِ چشم سے اپنی شخصیت کے پرتاثّر رعب و گرویدگی کی دھاک بٹھا دی اور اس ہپناٹائز کرنے کے معاملے میں سب سے زیادہ شہرت روس کے عیاش راہب راسپوٹین نے پائی جو بادشاہ زارِ روس کی ملکہ تک کو ہپناٹائز کر کے آتشِ نفس بجھاتا رہا۔

حیرت انگیز دماغی قوّت

درحقیقت ان تمام کرشموں کی اصل یہ ہے کہ انسان حواسِ خمسہ کے علاوہ کچھ لطیف سی وجدانی کیفیات کا بھی حامل ہے جو کہ عموماً استعمال میں نہیں آتیں اور مستعمل نہ ہونے کی وجہ سے دب جاتی ہیں۔ اور جب کبھی کوئی کیفیت اپنا ردِّ عمل (REACTION) ظاہر کرتی ہے مثلاً ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے آدمی کے ذہن میں اچانک اپنے قریبی یا کسی عزیز کی موت یا حادثہ وغیرہ کے متعلق کوئی خیال آیا جو بعد میں درست ثابت ہوا یا ایسے مواقع پر طبیعت انتہائی بے چین اور مضطرب ہو گئی۔ تو ان عوامل کو چھٹی حس کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے۔

لہٰذا یہی وہ دبی اور سوئی ہوئی وجدانی کیفیات ہیں جنہیں عامل اور روحانی بزرگ بعض مخصوص طریقوں ورزشوں یا عملیات وغیرہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگاکر مضبوط شکل میں حاصل کر لیتے ہیں اور پھر معمولات سے ہٹ کر جو کام کرتے ہیں عوام الناس انہیں کرامات خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ وجدانی کیفیات حواس خمسہ کی حدود سے ماوراء ہوتی ہیں۔ چنانچہ بعض عامل تو دوسروں کے خیالات تک بتا کر حیران و ششدر کر دیتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا دماغ ایک عجیب قسم کا مرسل (TRANSMITER) بھی اور محصّل (RECEIVER) بھی ہے اور یوں انسان کے خیال و اعمال کی لہریں فضا میں باقی رہتی ہیں اور جب یہ لہریں یا مخصوص قسم کی (FREQUENCY) عامل کے ریسور کی زد میں آتی ہے تو وہ تمام باتیں دہرانے لگتا ہے جو معمول یا مرید سے سرزد ہوئی تھیں یعنی اُس نے کہی یا سوچی تھیں۔ اس کے علاوہ دماغ کی چار مقناطیسی لہریں۔ الفا۔ بیٹا۔ تھیٹا اور ڈیلٹا مسلّمہ قوتیں ہیں ان میں الفا سے صحت اور بیٹا سے ذہنی سکون وغیرہ حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس کے علاوہ حیران و ششدر کر دینے والے کرشموں میں دماغی قوتوں میں سے خود تصوراتی یعنی ذاتی ترغیبی قوّت کو محور بنا کر بھی مطلوبہ فوائد حاصل کئے جاتے ہیں اور اس قوّت کو مسلسل ریاضت و محنت سے جتنا عروج پر لے جایا جائے کامیابی کے امکانات اُتنے ہی زیادہ روشن ہوتے ہیں اور پھر بعد از عروج اس قوّت کو کسی عضو یا شئے پر مرکوز کر کے مطلوبہ نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔

ترسیل خیالات

اسی طرح ٹیلی پیتھی یعنی ترسیل خیالات میں کہ کوئی چیز خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو اُسے اپنے نزدیک تصوّر کرتے ہوئے اپنے تصوّرات و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخیلات منتقل کئے جاتے ہیں اور اس عمل کی کامیابی عامل کی ریاضت تصور کی پختگی اور معمول کی قوّتِ مدافعت (RECESTENCE) کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے درجہ بدرجہ ہوتی ہے لیکن بہر حال ہوتی ضرور ہے کیوں کہ یہ بات اب ثابت شدہ سائنسی حقیقت بن چکی ہے کہ جس طرح اس دُنیا میں موجود ہر شخص کی گفتگو اسی خلاء میں ہے اور اسے ریکارڈ کرنے کی جدّوجہدیں بھی ہو رہی ہیں اسی طرح ہر شخص کے نہ نظر آنے والے جسمانی اثرات اُس کے حدود اربعہ کی اشیاء پر مرتّب ہوتے ہیں اور اسی سے تصاویر حاصل کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں تو بعینہٖ۔

ناظمِ جسد یعنی دماغی تصوراتی قوّت کے اثرات بھی نہ صرف یہ کہ اپنے جسم میں حیرت انگیز کرشموں کا باعث بنتے ہیں بلکہ خارج میں بھی اُس وقت اپنے اثرات مرتّب کرتے ہیں۔ جب یہ اپنے اردگرد پھیلے ہوئے نوری ہالے کو توڑ کر روابط قائم کرتے ہیں اور پھر اس نوری ہالے کی قوّتوں کو بھی اپنے تصرّف میں لاکر اہلِ روحانیّت مزید عجائب پیدا کرتے ہیں اور اس عجیب و غریب نوری ہالے کی قوّت کا انکشاف ایک انگریز ڈاکٹر اور روسی سائنس دان نے کیا۔

انگریز ڈاکٹر اور روسی سائنس دان
کا
حیران کُن سائنسی انکشاف

ڈاکٹر والٹر کِنر نے اپنے تجربات سے اس قوّت کا انکشاف یوں کیا کہ اگر (DICYANNDYE) مرکّب کی ایک ہلکی سی تہہ ایک مخصوص شیشے پر مَل کر انسان کا مشاہدہ کیا جائے تو چند انچ موٹا ایک نوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہالہ نظر آتا ہے جس میں سے انواع و اقسام کے رنگ پھوٹتے نظر آتے ہیں اور یہ کہ جسمانی و ذھنی کیفیات کی تبدیلی اور بہتی اثرات سے بھی اُس کے رنگوں اور جسامت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

پھر ایک روسی الیکٹریکل انجینئر کے پاس سائنسی ریسرچ کے چند برقی آلات درست کروانے کے لئے لائے گئے ان میں تشخیص امراض کے لیے ایک برقی آلہ بھی تھا جسے مریض سے تھوڑے فاصلے پہ رکھ کر برقی رَو گزاری جاتی تھی۔ انجینئر نے اُس مشین کے ساتھ جب ایک مخصوص دھات کا ٹکڑا چپکا کر انسانی جسم سے برقی لہریں گزاریں تو اس نے مشاھدہ کیا کہ دھاتی ٹکڑے اور جسم کے درمیان انواع و اقسام کے رنگوں میں عجیب و غریب دھاریاں ہیں اور اُن میں جھلملاتے ہوئے رنگین و لطیف ذرات اس طرح حرکت پذیر ہیں۔ جیسے کوئی نظامِ شمسی اور اُس کی کہکشائیں ہوں۔ ستارے اور اُن سے پھوٹنے والی روشنیاں ہوں پھر بعد از تحقیق وہ اس نتیجے پہ پہنچا کہ بعد از موت یہ سارا حسین و لطیف سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور پھر یہ سلسلہ کہاں چلا جاتا ہے یہ کیا ہے اور اس کا خالق کون ہے مادہ پرست ملحد اس کا جواب دینے سے عاجز ہیں۔

جادو کی حقیقت

جادو اشیاء میں حقیقی تغیر رونما نہیں کر سکتا۔ یہ محض فریبِ نظر اور سرابِ چشم ہوتا ہے اور شعور کو متاثر کر کے اشیاء میں ایک خاص طرح کا تغیر محسوس کروا کے عجائبات رونما کراتا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں مسمریزم والوں کے ساحرانہ عجائبات اظہر من الشمس ہیں اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ وہ دماغ کی شعوری سطح کے تصور سے لاشعور میں منتقل کر کے انتہائی آرام دہ کیفیت میں اپنے تحریری خاکے خارج میں ارسال کرتے ہیں پھر عامل کا تصور جتنا پائیدار اور یہ کیفیت لطیف جتنی دیر پا ہو اُس کے کرشمے کی عمر بھی اتنی ہی ہوتی ہے۔

دہشت ناک طبّی واقعہ

خلیفۂ عباسی مکتفی باللہ کے دور میں یمن کے علاقہ میں ایک بہت بڑے ماہر طبیب ساحر اور اسماعیلی (شیعی) فرقے کے پیروکار علی بن فضل نے صنعاء میں سنہ ۲۹۳ ہجری کو دعوئ نبوت کیا تو لوگوں کے تمسخر کے باوجود وہ کافی عرصہ تک اپنی نبوت کی دعوت دیتا رہا اور ساتھ ہی زیادہ سے زیادہ زاہد و پارسا بننے کی جدّ و جہد بھی کرتا رہا غرضیکہ جب مطلوبہ فوائد حاصل نہ ہوئے تو اُس نے اپنے طبّی تجربات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ دھمکی آمیز پیشین گوئی کر دی کہ لوگو۔ اگر تم میرا یونہی مذاق اڑاتے رہے اور ایمان نہ لائے تو آج رات ایسا آتشین اور دخانی عذاب نازل ہوگا۔ جو سب کی تباہی و بربادی کا تازیانہ ہوگا پھر اُس نے داخن نامی ایک دوا کا گودا چھپکلی کی چربی شنگرف پارہ اور دیگر کئی اقسام کی ادویات کا ایک مرکب بنایا اور شہر کے وسط میں کسی اونچی جگہ پہ آگ کا الاؤ روشن کر کے اُس پہ مرکب پھینکنا شروع کر دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارے شہر پہ ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلنے لگا اور سیاہ سے سُرخ رنگ میں تبدیل ہونے لگا۔ یہاں تک کہ فضائے بسیط یوں ہوگئی جیسے آگ کے سُرخ بادلوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے شہر کو سائبان کی طرح ڈھانپ لیا ہو۔ لوگ گھروں سے باہر نکل کر حیران وششدر آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے۔ ادھر علی بن فضل نے اپنے ورد و وظائف کا ایک اور وار کیا تو بس پھر کیا تھا۔ لوگوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا کہ آتشیں فضا میں ناری مخلوق آگ کے گھوڑوں پہ سوار چمکدار خیرہ کن اسلحے سے لیس ایک دوسرے سے برسر پیکار ہے پھر یوں محسوس ہوا کہ جیسے یہ آتشین لشکر اُن پہ حملہ آور ہونے ہی والا ہے۔

یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر عورتیں اور بچے چیخیں مار کر بے ہوش ہوگئے تو زاہد و عابد بارگاہ الٰہی میں رفع مصیبت کے لیے سراپا عجز و نیاز بن گئے پھر کچھ دیر بعد یہ آتشیں جیش آہستہ آہستہ غائب ہونا شروع ہو گیا دھواں کم ہوتے ہوتے فضا صاف ہو گئی۔

بس پھر کیا تھا کئی ضعیف الاعتقاد اور نادان لوگ علی بن فضل پہ ایمان لے آئے اور اُس نے کئی سال تک لوگوں کو گمراہ کر کے ہزاروں کی تعداد میں مریدین پیدا کئے اور مطلوبہ فوائد حاصل کیے اور آخر کار ۳۰۳ھ ہجری میں یہ کذاب جامِ زہر نوش کرنے سے مر گیا۔ اور ساتھ ہی فتنہ بھی دب گیا بہر حال یہاں ایک سوال جنم لیتا ہے کہ یہ آتش فشاں دھواں تو طبی کرشمہ ہوا لیکن یہ آتشیں مخلوق کیا تھی تو اس سلسلہ میں مجدد اعظم امام العصر احمد ابن تیمیہ اپنی تالیف "الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان" میں رقمطراز ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

شیاطین جنات کی کارستانیاں

ہمارے زمانے میں بھی ایک مدعی نبوت نے اپنی نبوت پہ یقین دلانے کے لیے عوام الناس کو باہر کھلے میدان میں آسمان کی طرف چڑھتے اور نازل ہوتے ہوئے بڑی بڑی جسامت کے حامل فرشتے دکھلا دیئے تو امام الموحدین لکھتے ہیں کہ اس طرح کے تمام واقعات اور خوارق عادات عوامل شیطانی جنات کا کرشمہ ہوتے ہیں اور اولیاء الشیطان دیگر کسبی قوتوں کے علاوہ ان شیطانی جنات سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور یوں ان کی کرامات اور کشف کی اخبارات اور دیگر عجائبات انہیں کے وساوس اور تعاون کا نتیجہ ہوتے ہیں کیوں کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح مختلف عقائد رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں اور ان میں سے شر الاشرار جنات کا سربراہ ابلیس ان کو مختلف فرائض تفویض کرتا ہے اور پھر یہ انسانی شیطانوں سے مل کر کراماتی روحانیت کے کارہائے نمایاں سرانجام دے کر خلق خدا کو ظلمات شرک میں دھکیلتے ہیں۔

یہ پردہ اٹھتا ہے

مندرجہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ثابت ہوا کہ یہی وہ حقائق ہیں جو بلا تفریق مذہب ہر مذہب کے روحانی پیشواؤں میں پائے جاتے ہیں خواہ ان کا تعلق یہودیوں سے ہو یا عیسائیوں سے بدھ مت سے ہو یا ہندو مت سے اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والوں سے ہو یا کسی اور مکتب فکر سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر حقیقت یوں آشکار ہوئی کہ تمام خرق عادت حالات و واقعات اور کشف وکرامات کسبی عوامل ہیں اور انہیں کوئی بھی شخص بعد از ریاضت ومحنت کے حاصل کر سکتا ہے اور جب تک اِن اسرار ورموز پہ پردے حائل تھے یعنی جو لوگ اِن عوامل سے نابلد تھے اور ہیں۔ ان لوگوں کو ان نام نہاد روحانی پیشواؤں نے خوب لوٹا اور گمراہ کیا ہے اور بعض تو اس ناپاک تالاب میں یہاں تک غوطہ زن ہوئے ہیں کہ وہ ان تمام عوامل کو یقین اور صدق قلب سے حق سمجھنے لگے ہیں کیونکہ ابلیسی کارندوں کے تعاون اور ان کے اپنے نفس کی ریاضتوں نے اِن کے سامنے اِس نظام کو یوں مزین اور خوبصورت بنا دیا ہے کہ انہوں نے انبیاء کے لائے ہوئے الہامی نظام شریعت کو ظاہریت کا خطاب دیا اور اپنی خود ساختہ کسبی روحانیت کو باطنیت اور معرفت کا نام دیا اور اس معرفت کو خواص کا خاصہ اور شریعت کو عوام کا راستہ بتایا اور اس کی تعریف مختلف مثالوں سے یوں فرمائی کہ دودھ سے دھی۔ دھی سے مکھن اور مکھن سے گھی بنتا ہے اب دودھ کی مثال شریعت کی مثال ہے اور دھی مکھن وغیرہ معرفت کے درجات ہیں۔ اب شریعت پہ چلنے والا سلوک کی منازل طے کر سکتا ہے لیکن طریقت کی کسی منزل کو بھی ... گا وہ واپس نہیں آسکتا بالکل اُسی طرح جس طرح گھی سے مکھن ... سے دہی اور دودھ نہیں بن سکتا گویا معرفت شریعت سے اولی ہے۔ غرضیکہ اس مسلمہ حقیقت کی بنیاد پر کہ ... کشف وکرامت کے جتنے بھی عوامل ہیں یہ اس کائنات میں اللہ کے چھپے ہوئے قوانین کے تحت ہی رونما ہوتے ہیں اور انہیں ریاضت ومحنت سے حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن انہیں جب کوئی حاصل کر لیتا ہے تو پھر ذہنی طور پہ ہضم نہیں کر سکتا تو بجائے اس ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہ وہ اس فریب و سراب کا جائزہ لے وہ شریعت کو ہی کالعدم قرار دینا شروع کر دیتا ہے اور ظاہری طور پر وہ نہ بھی دے لیکن وہ اپنے دل سے قرار دے چکا ہوتا ہے جیسا کہ صوفیاء کے اقوال وملفوظات سے ظاہر ہے کہ جب وہ مرتا نہیں پر وہ بعوشی فرما لیتا ہے تو پھر وہ (قدس سرہُ العزیز) اللہ اُس کے بھید کو پاک کرے۔ بن جاتا ہے اب یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ اپنی شریعت کی تنسیخ و توھین پہ کیا فرمائے گا۔

غرضیکہ شریعت کے مقابلے میں اس صوفیّت کی حلاوت و مٹھاس اور لطف و سرور اِس باطنی گروہ کو بالکل اُسی طرح حاصل ہوتا ہے جیسا کہ چشمے کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے مقابلے میں شراب اور بھنگ کا سرور حاصل ہوتا ہے کہ اس سے آدمی کو محرّمات کا امتیاز تو کیا اپنی ہی خبر نہیں رہتی اور سزا کے طور پر اُس کے سر پہ جوتے برسائے جائیں تو اُسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آسمانوں کی بلندیوں میں اُس کا سر تاروں سے ٹکرا رہا ہے اور طریقت کے تقدّس نے یہاں تک گل کھلائے ہیں کہ اگر ایسا شخص برہنہ بھی ہو جائے تب بھی معرفت و ولائت کی زبان میں اُسے مجذوب ولی ہی کہا جائے گا اور ایسے اولیاء پر قوانین شریعت کا اطلاق نہیں ہوگا اس لیے کہ وہ روحانیت کی بلندیوں کو طے کرتے ہوئے وہاں جا چکے ہیں جہاں من و تو بے معنی الفاظ ہوتے ہیں۔ یعنی جب رب میں جذب ہو کر جان بحق اور واصل بحق ہو گئے تو یہاں کا ڈھانچہ مجذوب ولی نہ ہوگا تو کیا ہوگا اور اطلاقِ شریعت کس پہ ہوگا۔ اُس پہ جو کبھی وہاں ہوتا ہے اور کبھی یہاں ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات و جوابات

مسلّمہ حقائق پڑھنے کے بعد ذھن میں چند سوالات جنم لیتے ہیں تشفّی کے لیے جوابات حاضر ہیں۔

سوال نمبر 1۔ کسبی عوامل یعنی کرامات اور آیات یعنی معجزات میں کیا فرق ہے۔

جواب :۔ اس کائنات میں اور خود انسانی جسم میں پھیلے ہوئے مستور قوانین کو ریاضت و محنت سے حاصل کرنے کا نام تحقیق دنیا میں سائنس اور نام نہاد روحانی دُنیا میں کشف و کرامت ہے جبکہ معجزات میں یہ مسلّمہ قوانین ٹوٹ جاتے ہیں اور اِن کا صدور خالق کائنات کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ انبیاء کی مرضی پہ موقوف نہیں ہوتا۔ ہاں البتّہ بعض مخصوص حالات میں کسی انسان کے ساتھ کوئی غیر معمولی واقعہ رونما ہو جائے تو اُس بندے پہ معبودِ حقیقی کا یہ خاص انعام ہوتا ہے جسے کرامت کہتے ہیں اور یہ شرعی طور پر شریعت میں کسی کے لیے حجّت نہیں بن سکتا۔

سوال :۔ اِن عاملوں کے شر سے محفوظ کیسے رہا جا سکتا ہے۔

جواب :۔ جو آدمی جتنی مضبوط قوتِ ارادی کا مالک ہوگا اُسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تناسب سے یہ تمام خرافات اُس پہ اثر انداز نہیں ہوں گی اور یہ بات بھولنے نہ پائے کہ قوتِ ارادی صرف اور صرف ایک اللہ پہ ایمان رکھنے سے مضبوط ہوتی ہے۔ تو جس آدمی کا ایمان اپنے مالک پہ انتہائی درجہ مستحکم ہوگا اُسے کسی قسم کا کوئی شر نقصان نہیں دے سکتا یہاں تک کہ شیطانی جنّات بھی اس کے قریب کیا آئیں گے۔ اُس کے نام سے ہی کانپیں گے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے موحد بندے کی حفاظت خود فرماتا ہے لہٰذا اِن تمام خرافات کا شکار مُشرکانہ عقائد رکھنے والے ضعیف الاعتقاد اور توھماتی قسم کے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

سوال :۔ کیا ان عملیات سے کوئی اچھا کام نہیں کیا جاسکتا۔

جواب :۔ دنیا میں شر اور خیر دونوں موجود ہیں اور دونوں میں سے کوئی بھی پسند کرنے کا اختیار انسان کو دیا گیا ہے۔ باقی اِس قسم کی خرافات محنت اور ریاضت طلب ہوتی ہیں۔ اور اِن کے لیے لامحالہ تجرّد اور دُنیا سے راہِ فرار اختیار کرنا پڑتا ہے جبکہ دین اسلام ایسی رھبانی روحانیت اور شعبدہ بازی (جبکہ وہ خالق و مخلوق کے درمیان حائل ہو کر شرک و بدعت کے فروغ کا سبب بنے) اِسلام یہ قائل کرنے کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ وہ تو فطرتِ سلیمہ پہ قائم عقلِ سلیم رکھنے والوں کی رگوں میں تصوّرِ توحید سرایت کرکے مواحد و حجاھد بناتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کہ انسانی فطرت کے عین مطابق اور بالکل سادہ ہے۔

سوال: ۔ خانقاہی نظام کے پرستاروں خواہ اُن کا تعلق کسی بھی قوم اور مکتبِ فکر سے ہے اکثر حاجات پوری ہو کر اِس نظام کی تقویّت کا باعث کیوں بن رہی ہیں۔

جواب: ۔ اللہ خالقِ کائنات ہے اور اس آسمان و زمین کی حیثیت اُس کے ہاں مچھر کے پَر جتنی بھی نہیں لہٰذا کوئی اُس سے مانگے یا نہ مانگے اُس سے (DIRECT) رابطہ توڑ کر درمیانی واسطے ڈھونڈ کر (INDIRECT) مانگے یا مطلقاً اُس کے وجود کا ہی انکار کر دے وہ بہر حال خلّاقِ اعظم ہے اپنی مخلوق کی حاجات جیسی مناسب سمجھتا ہے پوری کرتا ہے باقی رہی یہ بات کہ نادان لوگ اِن شعبدہ باز اور کرشمہ ساز مراکز پہ اپنی حاجات کی تکمیل کے بعد اپنا ایمان ان کے ساتھ اور زیادہ مضبوط کر لیتے ہیں۔ تو خالقِ کائنات وقت آنے پر پوچھ لے گا کہ اُس کی کائنات سے بھاگ کر کوئی کہیں نہیں جا سکتا۔

انجامِ کار

معززّ قارئین ۔ اب پھر کیوں نہ ہم ان تمام حقیقتوں سے کہ جن سے ہم آگاہ ہو چکے ہیں ہر ابنِ آدم اور بنتِ حوّا کو آگاہ کرنے کی کوشش کریں تاکہ مخلوق کے رابطے دوبارہ اپنے خالق سے جُڑ جائیں کیوں کہ یہ سارے بُنے ہوئے جال یہاں آکر تار تار ہو گئے ہیں کہ ان خود ساختہ خانقاھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روحانی نظاموں اور سلسلوں کی تمام قدیم و جدید شکلوں اور نوعیتوں کا مرکز و محور یہی بنیادی مسلّمہ حقائق ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔

زنجیریں ٹوٹتی ہیں

اندھیروں اور تاریکیوں کی اتھاہ شب میں اچانک ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ اُفق سے سحر کے حاضر ہونے پر تاریکی اُس لمحے رخصت ہو جاتی ہے جب آسمانوں اور زمین کا نور یعنی خالق کائنات اپنے سراج منیر کو یوں مخاطب فرماتا ہے۔

یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۝ یعنی اے چادر اوڑھنے والے اب چادریں تان کر سونے کے لمحات بیت گئے۔ اب تو کھڑے ہو جاؤ لوگوں کو ڈرا دو اور اپنے رب کی عظمت و تکبیر سے فضائے بسیط کو بُقعۂ نور بنا دو۔

بس پھر کیا تھا فاران کی چوٹی سے اس نعرے کا بلند ہونا تھا۔ کہ اس کی سربلندی کے لئے عکاظ کے عرسوں طائف کے میدانوں عزیز و اقارب کی محفلوں احباب کی دعوتوں غرض ہر اس جگہ یہ جہاں پہ میرے آقا نے موقع و محل دیکھا بغیر کسی لومتہ اللائم اور اہانت آمیز سلوک کے باوجود تکالیف و مصائب کی خاردار اور نوکیلی چٹانوں کے اس آواز کو بلند کیا اور پوچھا کہ لوگو تم اپنے مالک کو چھوڑ کر ان کی عبادت کیوں کرتے ہو تو جواب دیتے ہیں۔ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی۔ ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے یہ تو صرف ہم کو اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔ اور

ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اور جب سمندری بھنور یا کسی بڑی آفت میں پھنستے تو خالص اللہ کو پکارتے جیسا کہ بیت اللہ پہ ابرہہ کے حملہ کے وقت عبد المطلب سمیت تمام اہل مکہ نے غلاف کعبہ کو پکڑ کر پکارا اور ابرہہ کے سامنے عبد المطلب کے یہ فقرے صفحۂ تاریخ پہ آج تک ثبت ہیں "میرے اونٹ مجھے دو رہا بیت اللہ تو اُس کا مالک جانے اور تو جانے"۔

اور پھر طواف کعبہ کے وقت اُن کی تلبیہ کے الفاظ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

یعنی اے اللہ ہم تیرے حضور حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں اور ساتھ ہی یہ کہتے کہ جو ہیں تو تیرے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ اِسی بات کی بناء پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا سید الانبیاءؐ نے ارشاد فرمایا۔

کتنا ہی اچھا ہوتا اگر یہ آخری الفاظ نہ کہتے معلوم ہوا کہ اللہ کو تو سبھی مانتے ہیں لیکن ماننا وہ ہے جو خالص مانا جائے دوسری جانب اُس وقت کے علماء اور گدی نشینوں نے خاتم النبیینؐ کی اندھی مخالفت میں طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا تو مالک الملک کی جانب سے اعلان ہوا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ

یعنی مخلوق کے سروں پہ جو بوجھ لاد دیے گئے ہیں ہاتھوں کو زنجیروں اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیا گیا ہے۔ ان سب کو نیست و نابود اور پاش پاش کرنا ہے پھر السید البشرؐ نے ضرب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سے اِن طاغوتوں کے آستانوں میں لرزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کر دیا اور خالق و مخلوق کے درمیان سب سے بڑے پردے کو پاش پاش کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ پہ اعلان کیا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الیهود والنصارٰی اِتخذوا قبورِ اَنبیاَئِهم مَساجِدًا۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں یعنی سجدہ گاہ بنا لیا۔

پھر اُمت کو خبردار کرتے ہوئے اُن کی خرافاتی کرتوتوں سے آگاہ فرمایا۔ کہ ان میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تھا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے۔

اور ایسا کرنے والوں کے متعلق سخت وعید فرمائی کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں ساری مخلوق سے بدتر ہوں گے اور لوگوں کو مزید خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

میری قبر کو عید نہ بناؤ۔

اور اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی۔

میری قبر کو بُت نہ بنائیو۔

یعنی خود اپنی قبر کے بارے میں عیداً یعنی عُرس اور وثناً بمعنی بت کے الفاظ بیان فرما کر ان کی خانقاہوں میں تھرتھراہٹ اور کپکپاہٹ پیدا کر دی کہ جو شخص اپنے متعلق پیشگی ہدایات دے رہا ہے کہ میری تعریف میں اس طرح غلو نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے غلو کرتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا دیا تھا۔ وہ بھلا ہمارے شرک کے آستانوں کو کب برداشت کرے گا اور ان آستانوں کے سجادہ نشینوں اور بُعل وبراز کے مجسموں کو کہ جنہیں بجائے بندگی کے خدائی کا شوق اُبھر آیا تھا اور اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوں کو اپنے سامنے مراسم عبودیت ادا کرواتے ہوئے خوش ہوتے تھے۔ عوام الناس کی گردنوں پہ کب مسلط رہنے دے گا چنانچہ سب نے اپنی اپنی گدیوں کو بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہوئے نہایت گھٹیا اور ذلیل حرکات کیں۔ لیکن نعرۂ تکبیر کی ضرب توحید سے ایک ایک کر کے سب پاش پاش ہوتی گئیں۔ یہانتک کہ خالق احد و صمد وہ مسرت آمیز ساعت بھی لے آیا کہ جب

ابراہیمؑ خلیل اللہ کے پوتے اور دعا کے نتیجے السید ولد آدمؐ نے اپنے دادا کی سُنّت پہ عمل کرتے ہوئے علیؓ کو اپنے کندھوں پہ چڑھا کر حکم دیا کہ اللہ کے گھر سے اللہ کے ماسوا کو اُتار کر نیچے پھینکتے چلے جاؤ اور پھر سیدنا علیؓ نے خلیل اللہ اور ذبیح اللہ کی پتھری تصاویر کو بھی جو یہاں پہ تیر کمان لئے ہوئے آویزاں تھیں نیچے پھینک دیں۔ پوتا اپنے دادا کی سُنّت سے فراغت کے بعد علیؓ کو حکم دیتا ہے کہ جزیرۂ عرب میں ایک بالشت سے اوپر جو بھی قبر نظر آئے۔ مٹا دو اور پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سنبھالنے کے بعد اپنے آقا کی سُنّت پہ عمل کرتے ہوئے ابو الحیّاج اسعدی کو کہا۔

کہ اے ابو الحیاج آج میں تمہیں وہ حکم نہ دوں جو میرے آقا نے مجھے دیا تھا۔ جاؤ جزیرۂ عرب میں ایک بالشت سے اوپر جو بھی قبر نظر آئے مٹا دو۔

مقدّس درخت

یہی وجہ تھی کہ امام الانبیاء کی دعا کے ثمر فاروقِ اعظم رضؓ نے بیعتِ رضوان کے اُس درخت کو اُس وقت جڑ سے اکھڑوا پھینکا جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ معلوم ہوا کہ بعض لوگ اس جگہ کو مقدس خیال کرتے ہوئے دورانِ سفر یہاں پہ قیام و آرام کرتے ہیں یاد رہے کہ یہ وہ درخت ہے کہ جس درخت کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا جس کے نیچے قیام کرنے والوں کو پروانۂ جنت سے سرفراز کیا جس کے سائے تلے سیدالانبیاء نے صدیق اکبر فاروق اعظم اور دیگر ۱۴۰۰ جانثاروں سے عثمان غنیؓ کے لیے عہد جہاد لیا۔

فاروقِ اعظمؓ نے ابوالقاسمؐ کی سُنت پہ عین عمل کیا کہ کہیں یہ درخت خالق و مخلوق کے درمیان آڑ بن کر نہ اُبھرے کہ جسے نابود کرنے کے لیے میرے آقا نے ساری زندگی صرف کر ڈالی لہٰذا حفظ ما تقدم کے طور پر شرک و بدعت کا بنیادی سوراخ ہی بند کر دیا۔ اور پھر بارھویں صدی ہجری میں اللہ کے دو موحد بندوں محمد بن عبدالوہاب اور محمد بن سعود نے جزیرۂ عرب سے شرک و بدعت کے تمام آستانوں کو نابود کر کے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور محمد رسول اللہؐ کی محبوب سُنت پہ عمل کرتے ہوئے جذبۂ فاروقی کی یاد تازہ کر دی۔

www.KitaboSunnat.com

شاہکارِ کائنات

(سائنسی روشنی میں)

مٹی والی زمین کو پاؤں تلے روندنے والا مٹی کا بنا ہوا انسان اس زمین کی تہہ میں سینکڑوں میل تک اُتر گیا لیکن ماہرین ارض کہتے ہیں۔ کہ ابھی تک تو انسان زمین کے چھلکے کو بھی پار نہیں کر سکا یہ تو رہی زمین جبکہ زمین کے سورج کی جسامت کا یہ حال ہے کہ اُس کا صرف قطر ہی آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار میل ہے اور باعتبارِ وزن زمین سے کئی لاکھ گنا بڑا ہے جبکہ اس کے مرکز کا کم از کم درجۂ حرارت سات کروڑ فارن ہیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور زمین سے کروڑوں میل کے فاصلے پر ہوتے کے باوجود اس دیوہیکل مخلوق کی روشنی زمین پر صرف آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے رہا چاند تو اس کی حقیقت ہی کیا ہے یہ تو زمین کا ایک چاند ہے جبکہ زمین سے کئی گناہ بڑے بڑے سیاروں کے ایک سے زائد کئی چاند ہیں اور ان سیاروں کی تعداد اربوں کھربوں کے حساب سے ہے۔

پھر کائنات کا یہ سلسلہ کہ جس کا آپ کھلے آسمان تلے چارپائی پہ دراز ہوکر روزانہ نظارہ کرتے ہیں لیکن آج چھوٹے بڑے اربوں کھربوں ستاروں پہ مشتمل اس عظیم الشان جھرمٹ یعنی کہکشاں کا غور و فکر کی نگاہ سے نظارہ کیجئے کہ جو جھرمٹ اس قدر بڑا ہے کہ سورج اور دوسرے سیّارے اس کے گرد پچیس کروڑ سال میں ایک چکر لگاتے ہیں۔ غرض اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچنے میں کئی نوری سال درکار ہیں اور نوری سال فاصلوں کو ماپنے کے لیے روشنی کا ایک پیمانہ ہے اور روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ اب اس جھرمٹ کا محور یعنی جس کے گرد یہ چکر لگاتا ہے اُس کی جسامت کا حال تو اس کا خالق ہی بہتر جانتا ہے باقی آسمانوں میں بعید ترین دوربینوں سے اس جیسی کہکشاؤں کا اندازہ فی الحال دس کروڑ لگایا گیا ہے جبکہ اصل حقیقت خالقِ کائنات ہی جانتا ہے۔ پھر ان کہکشاؤں سے باہر کئی نوری فاصلوں پہ محیط خلا ہی خلا ہے اور پھر لامتناہی خلاء کے بعد بے شمار کوکبی نظام ہیں جنہیں سائنسدانوں نے سدیم یا سحابیہ کے نام دیئے ہیں۔

اور یہ سب کچھ موجودہ وقت کی جدید ترین ٹیکنالوجی کا شاہکار بعید ترین دوربینوں کا کرشمہ ہے اور ان سے بہتر دوربینیں ایجاد ہونے پر نئے انکشافات متوقع ہیں اور یہ تمام لامتناہی سلسلے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانِ دُنیا کے سلسلے ہیں کہ ابھی تک جن کے سلسلوں کی ابجد تک بھی انسان نہیں پہنچا ۔

شاہکارِ کائنات

(دینی روشنی میں)

قارئین کرام ۔ ذرا میرا ساتھ دیجئے میرے ساتھ چلیئے کہ ابھی تو ہم نے تمہید باندھی ہے ابتدا کی ہے اور اگر آپ کا دماغ تھک گیا ہے تو تفکیر و تدبّر کے بحرِ بے کراں میں غوطہ زنی اور غواصی کیجئے اپنے دماغ کے بخیئے ادھیڑ دیجئے ۔

مالک فرماتا ہے کہ ہم نے ان سیّاروں یعنی لامتناھی کوکبی نظاروں سے آسمانِ دنیا کو مزیّن فرمایا ہے تو گویا سات آسمانوں میں سے یہ تمہید تھی پہلے آسمان کے ابتدائی سلسلوں کی اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ پانچ سو سال کے فاصلوں پہ محیط ہے اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک درمیان میں پانچ پانچ سو سال کی مسافت ہے اور واضح ہو کہ ان سالوں کی مقدار ہمارے کرّۂ ارضی کے سالوں جیسی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان مقداروں کے پیمانے مختلف ہیں جیسا کہ اُس نے خود ارشاد فرمایا ۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝

ترجمہ : چڑھتے ہیں اس کی طرف فرشتے اور روح (جبریلؑ) ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ۔

گویا ہمارے پچاس ہزار برس اور اللہ کا ایک دن اور خود چاند کو دیکھئے ۔ مالک نے اس کا ایک دن ہمارے پندرہ دنوں کے برابر کردیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسی طرح نیپچون کا ایک دن ہمارے ڈیڑھ سو دن کے برابر ہے۔
اب یہ تو ہوئی آسمانوں کی موٹائی اور درمیانی فاصلوں کا حال رہی پیمائش تو وہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ انسانی دماغ تو محض اس پہ غور و فکر کرنے سے ہی پھٹنے کو آتا ہے۔ باقی یہ کہ
آسمانِ دنیا کی طرح ہر آسمان کے ستاروں یعنی کوکبی اور شمسی نظاموں کی وسعت و ہمہ گیریاں اور پھر ہر آسمان کا دوسرے آسمان سے کہیں زیادہ بڑا ہونا اور پھر دوسرے آسمانوں کے سلسلوں کی کیفیّت و نوعیّت کیا ہے۔ یہ ماسوائے خلّاقِ کائینات کے کون جان سکتا ہے۔

کرسی و عرش کی حقیقتِ عظمیٰ

معززقارئین کرام = مجھے معلوم ہے کہ غور و فکر کرتے ہوئے آپ کے اذہان کی حساس تارین تار تار ہونے کو بےچین ٹوٹنے کو اور گرہیں کھلنے کو ہیں۔ لیکن ان تمام دریچوں کو وا ہونے دیجئے میرے ہم قدم بن کر ہمسفر بنیئے اور خلاقِ کائنات کا ارشاد سُنیئے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

ترجمہ: اُس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے۔
یعنی ساری کائنات اُس کی کرسی کے احاطہ میں ہے۔
اور سیدالانبیاء علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ
ساتوں آسمان کرسی کے مقابلے میں اُن سات درہموں (سکوّں) کی طرح ہیں۔ جو کسی ڈھال میں ڈال دیئے گئے ہوں جبکہ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے جس کے بعد ایک لامتناھی سمندر ہے اور اُس کے نچلے اور اوپر کے حصّے کا فاصلہ وہی ہے جو آسمان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کے درمیان ہے جبکہ

حقیقت کرسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے سید الثقلین نے فرمایا کہ یہ عرش کے مقابلے میں ایک لوہے کے چھلے کی طرح ہے جیسے کسی وسیع و عریض چٹیل میدان میں پھینک دیا گیا ہو۔

اور اس لامحدود رفعت و وسعت والے عظیم الشان عرش پہ صاحب جلال و اکرام احکم الحاکمین الرحم الراحمین رب السمٰوات والارض خلاق کائنات مستوی یعنی براجمان ہے اور اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ کائنات کا نور ہے

حقیقت انسان

جب آدم علیہ السلام کی اولاد اپنے عظیم الشان صفات کے حامل آقا سے رابطہ توڑے بیٹھی تھی۔ نور رحمان آقا نے اپنی مخلوق پہ نظر رحمت کرتے ہوئے جبریلؑ کو غار حراء روانہ فرمایا اور جبریلؑ خوشی و مسرت سے اپنے چھ سو پر پھیلائے ہوئے پورے جمال و جلال کے ساتھ یہ پیغام سناتا ہوا آمنہ کے لال سے بغلگیر ہو گیا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

ترجمہ: پڑھیئے اپنے پالنے والے کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے جمے ہوئے لوتھڑے سے بنایا۔ جب اللہ تعالےٰ نے عالم ارواح میں عہد لیا تھا تو اپنے صفاتی نام رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تذکرہ فرمایا تھا۔ اور یہاں بھی اپنے اُسی نام کا ذکر فرما کر انسان کو اس کی اصلیت یاد دلائی کہ دیکھ۔

میں وہی رب ہوں جس نے تجھ سے عالم ارواح میں عہد لیا تھا۔ اور پھر تجھے وہاں سے یہاں ارسال کرنے کا کیسا حیرت انگیز طریقہ مقرر کیا کہ پانی کی بوند سے تیری تخلیق کی ابتداء کی پھر بتدریج خون اور لوتھڑے کی شکل دینے کے بعد ہڈیاں اور اعضا نمایاں کر کے تجھے عالم ارواح سے یہاں مادرِ شکم میں بارسل کر دیا اور پھر اُس ساری مخلوق کے پالنے والے نے اس نازک سے ڈھول نما پردے میں تیری پرورش کا بندوبست کر دیا پھر وقت معین پہ جب تجھے اس دُنیا میں لایا تو رب العالمین نے تیری ربوبیت کے لیے تیری ماں کے سینے میں تیرے لئے محبت و الفت کا سمندر موجزن کر کے دو چشمے جاری کر دیئے اور ان چشموں کے دودھ میں غذائیت کو بڑھاتا چلا گیا جوں جوں جوانی کی طرف تیرا قدم اُٹھاتا چلا گیا اور اب ضعف و ناتوانی کے مجسّمے تجھے تیری حقیقت کا یہ آئینہ اس لئے دکھایا جا رہا ہے کہ کہیں تو اپنے پروردگار سے رابطہ نہ توڑ بیٹھے۔

پروردگار کے نشانات

اور دیکھ اگر تو نے اپنے پروردگار کو اب بھی نہیں پہچانا تو صحیفۂ کائنات ہی پڑھ لے کہ آفتاب کی تمازت و حرارت سے بھرپور شعاعوں کو آبِ سمندر پہ ڈال کر بھاپ بنا کر آسمان کی طرف کس نے اُٹھایا پھر ہوائیں چلا کر اسے بادلوں کی شکل کس نے دی کہ جن بادلوں کے برسنے کی خواہش اُس وقت تیرے سینے میں شدید ہو جاتی ہے جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس زمین کا سینہ چیر کر اُس میں دانہ ڈالتا ہے اور پھر دیکھ یہ وہی زمین ہے نا کہ جس میں ایک مدّت تک لوہا پڑا رہے تو زمین اُسے اپنی ذات میں مدغم کر کے مٹی بنا لیتی ہے لیکن

وہ کون ہے کہ جس نے تیرے دانے پہ بادل برسایا پھر بجائے اُسے سڑانے یا گلانے کے سینۂ زمین چاک کر کے تیرے دانے کی نازک و ملائم اور ننھی سی کونپل کو اُگایا پھر چاند کی ٹھنڈی ٹھنڈی سی کرنوں سے اُس کی دن بدن نشوونما کر کے یوں خوشنما بنایا کہ سات سِٹّے (بالیاں) بنا ڈالیں اور ہر بالی میں سَو دانے بنا ڈالے یعنی ایک دانے کے بدلے سات سو دانے اور پھر انہی دانوں سے تیرے لیے میوہ جات مختلف پھلوں کے گھنے باغات اور گلہائے رنگا رنگ سے رنگین گلستان عنایت فرمانے والا تیری توجّہ چوپایوں کی طرف یوں مبذول کرواتا ہے کہ ہم نے گوبر اور خون کے درمیان صاف شفاف دودھ تیار کر دیا۔ یعنی اس سفید مشروب کو حلق میں انڈیلنے سے قبل ذرا سوچ لے کہ وہ کونسا خالق ہے کہ جس نے اس بھینس کو کہ جس کا رنگ سیاہ خون سُرخ اور گوبر ہرا اور بودار ہے اس میں سفید رنگ کا مشروب غذائیت سے بھرپور میرے لیے تیار کر کے اپنے رب ہونے کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے اور اگر اب بھی تیرے سینے میں کوئی گوشۂ تردّد باقی ہے تو نگاہ کو ذرا اور وسیع کر اور دیکھ کہ وہ کون ہے کہ جو اپنی مخلوق کی نگہبانی یوں بھی فرما کر تیری ہدایت و راہنمائی کے بندوبست فرما کر جنّت کے راستے ہموار کر رہا ہے کہ شہتوت کے پتّوں کو شہد کی مکھی کھا کر تیرے لیے شہد بناتی ہے تو انہی پتوں کو بکری کھا کر مینگنیاں بناتی ہے جبکہ یہی پتّے ہیں کہ جنہیں ہرن کھا کر کستوری بناتی ہے اور وہ بھی یہی پتّے ہیں کہ جنہیں ریشم کا کیڑا کھا کر ریشمی لباس تیار کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب بنتا ہے تاکہ تیری رفیقۂ مسرت و مصیبت پہن کر کستوری لگاکر تیرے لئے تیرے قلب و نظر کی سکینت و زینت بن جائے۔

پھر رات کے اندھیرے میں تو بصارت و بصیرت کی آنکھیں کھولے تو جگنو تجھے زبانِ حال سے یہ کہہ کر اپنی طرف متوجہ کرے کہ دیکھ مجھے میرے پروردگار نے تیرے دریافت کئے ہوئے اس سائنسی اصول کے مطابق کہ حرارت و روشنی لازم و ملزوم ہیں کے خلاف مجھے بے حرارت نور عنایت فرما دیا ہے اور اب میں ٹھنڈی روشنی لیے ہوئے اپنے پروردگار کا شاہکار تیرے سامنے سیر و تفریح کر رہا ہوں کہ میرا مالک تو تیرے دریافت کیے ہوئے اِن قوانین کا خود خالق ہے ان کا پابند نہیں ہے۔

اور جولائی کے موسم حبس کہ جس میں میرے رب کے ایک تخلیقی شاہکار نے مجھے اُس وقت بے ساختہ سربسجود ہو کر اپنی حمد و ثناء میں محو کر دیا کہ جب میں نے ایک عجیب و غریب شاہکار کی نگہبانی کا حیرت انگیز نظام دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ قابلی چنے جتنی جسامت رکھنے والا ایک خمدار گھونگا ہے اور اُس میں دو چھوٹی چھوٹی آنکھوں والا بسکٹی رنگ کا نرم و نازک اور نہایت ہی ملائم کیڑا ہے جب چلنے کا ارادہ کرتے ہوئے اگلا حصہ یعنی سر باہر نکالتا ہے تو گھونگا پشت پر ہو جاتا ہے۔

اور جب گھونگے کا پچھلا خمدار حصہ انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے پکڑا تو چھونے کی جگہ پہ کافی ٹھنڈک محسوس کی تو فوراً خلاقِ اعظم کی جانب ملتفت ہوا کہ

احسن الخالقین نے اپنی اس ننھی سی مخلوق کی حفاظت کیسے کیسے خوبصورت اور جامع طریقوں سے کی ہے کہ مرمریں ایئر کنڈیشنڈ محل اس کی پشت پہ رکھ دیا ہے اور پھر اس محل کی معمولی سی کھردراہٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس مجسمۂ ملائمت کو ضرر نہ پہنچائے۔ مخمل میں لپیس دار مادہ بھر دیا ہے۔

غرضیکہ رب العالمین کی نگاہِ علیم و بصیر اور خبیر و لطیف سے اُس کی کوئی ادنیٰ سی مخلوق بھی نہ اوجھل ہے اور نہ حفاظت و نگہداشت سے باہر ہے حالانکہ اُس کے صحیفۂ کائنات کے شاہکاروں اور کلموں کی اگر صرف گنتی ہی کی جائے اور اِس کے لئے سمندروں کو سیاہی اور درختوں کو قلمیں بنا ڈالا جائے تو یہ سب گھس گھس کر ختم ہو جائیں لیکن گنتی کبھی بھی ختم نہ ہو۔

اے آدمؑ کے لختِ جگر

اپنے خالق و مالک کو فراموش کرنے والے اے آدم کے لختِ جگر۔ جب تو اُس کی سلطنت سے بھاگ کر کہیں جا سکتا نہیں۔ تو پھر اُس کے حضور تو جھکتا کیوں نہیں جبکہ وہ ہر آن تیرے سینے کے مخفی رازوں سے بھی آگاہ ہے اور پکار پکار کے کہتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْ مجھے پکارو۔

اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں تمہیں جواب دیتا ہوں

جواب کیوں نہ آئے کہ اُس کی قدرتِ کاملہ کا تو یہ حال ہے کہ اُس کے حضور از آدم تا فردِ آخر الیٰ یَوْمِ الْاٰخِر تمام لوگ اگر ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور سب اپنی اپنی بولی میں مختلف خواہشات یہانتک کہ قوّتِ گویائی سے محروم اپنے دِل کی مناجات اُس کی جناب میں پیش کریں تو نہ صرف یہ کہ وہ اِن سب کی مناجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسی لمحے سُنے گا بلکہ ارادہ فرمائے تو قبول کرکے سب کو سب کچھ اُسی لمحے عنایت بھی فرما دے گا ۔

اب آدم کے بیٹو اور حوّا کی بیٹیو مجھے بتاؤ کہ جس کے سینے پہ خالقِ کائنات صاحبِ عرشِ عظیم کی ایسی عظیم الشان قدرت وعظمت کا نقش بن جائے ۔ اُس کی کائناتِ کبیر اور عجائباتِ تخلیق دیکھ کر دل میں اُس کی رفعت وعظمت کا ایسا سکہ بیٹھ جائے بھلا اُس کے بعد اُس کا کیسے جی چاہے گا کہ ایسے

احسن الخالقین اور ارحم الرّاحمین کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے اُسی کی بنائی ہوئی باعزّت پیشانی جھکا کر ذلیل وخوار کرے اپنے بنانے والے کے در کو چھوڑ کر کسی اور کا در ڈھونڈتا پھرے پھر وہاں پہ مناجاتیں کرے خوف کھائے یا درمیانی واسطے بھی ڈھونڈتا پھرے ۔

نہیں نہیں ۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا اس لیے کہ وہ ایسا تو تب کرے کہ جب وہ مالک الملک ۔ کی پادشاہی میں کوئی نقص یا ضعف پائے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ

اُس کی ہستیٔ عظمیٰ وکبریٰ ایسی طفلانہ گستاخانہ جاہلانہ اور مشرکانہ مثالوں اور موشگافیوں سے منزّا ومبرّا اور ارفع واعلیٰ ہے کہ اُس کی رفعت وعظمت میں لامحدود سمندر رُن جتنا غلو بھی کیا جائے تب بھی اُس کے علو کا نشان اوّل بھی نظر نہ آئے ۔

رب کریم تیرے نزدیک

چنانچہ اتنا عظیم المرتبت آقا

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ فرما کر اپنی پیاری مخلوق کے اپنے بنائے ہوئے تمام درمیانی پردوں واسطوں اور وسیلوں کو توڑ توڑ کر ترہیب وتنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝

یعنی جو لوگ ازراہِ تکبّر میرے حضور نہ جھکیں گے وہ جلد ہی ذلیل ورسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

جب آدم کا بیٹا خالص اُسی سے نہیں مانگتا اگر مانگتا ہے تو مخلوق میں سے کسی کا واسطہ بنا کے مانگتا ہے یا یونہی مانگنے سے بے پروائی اختیار کرتا ہے تو رحمان مولا پھر بھی اپنے بندے کو محبت وپیار سے پکار پکار کے اپنی پروردگاری اور کریمی یاد دلاتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَاغَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمُ

ترجمہ:۔ اے انسان تجھے کس شئے نے تیرے پروردگار کے متعلق دھوکے فریب میں مبتلا کر دیا ہے جو بڑا ہی کریم ہے۔

اور جب لوگوں نے محمد الرّسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ ایسے کریم پروردگار سے سوال کیسے کیا جائے رابطہ کیسے قائم کیا جائے تو عرشِ معلّٰی سے فوراً جواب آیا۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ میرے نبی جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں۔ تو بتا دو۔ کہ میں تو قریب ہوں پکارنے والا جب بھی مجھے پکارے تو میں جواب دیتا ہوں اور حقیقی بات یہ ہے کہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ خالص ایمان لائیں تاکہ راہِ راست پائیں۔

علامُ الغیوب کے حضور

ماں کی اپنے گوشۂ جگر سے محبت کیا ہی بے نظیر شئی ہے۔ جبکہ یہ تو صرف پیدائش کا ذریعہ ہے اور جو خود پیدا فرمانے والا ہے۔ اُس کی محبت و شفقت کا اپنے بندوں کے ساتھ کونسا تخیل و تصور کیا جا سکتا ہے کہ

" ہر بلند تصور سے فزوں تر ہے اُس کی محبت کا لطف را "

اب بندے کی جانب سے اُس کے معبودِ برحق کو کونسی ادائیں پسند ہیں۔ جو اُس کے دریائے رحمت میں تلاطم خیز موجوں کا سبب بنیں، کہ وہ ان اداؤں سے اپنے محبوب مولا کی قربت میں جگہ پائے جب محبوبِ حقیقی سے محبت کرنے والے مُحِب کے سینے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے تو جواب میں رحمان مولا طواف و اعتکاف اور قیام و رکوع جیسی عاجزانہ ادائیں بتاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

سجدے میں گر جا اور قرب حاصل کرلے۔ اے محبوبِ حقیقی کے مُحِب۔ پھر تُو قدموں کے بل آ تو مالک چل کے آئے گا۔ تُو چل کے آ تو وہ دوڑ کے آئے گا تو اس کا ذکر کرے گا تو وہ عرشِ معلّٰی پہ تجھے یاد فرمائے گا۔

اب اس کی یاد کیسے؟ آدھی رات یا پچھلی رات کو وضو کر کے پاک صاف ہو کے اُس کے حضور حالتِ قیام میں کھڑا ہو کر یکسو ہو جا اور عاجزی و درماندگی سے ہاتھ باندھ کے رو رو کے اُس کی جناب میں یوں فریاد کر۔ میرے رب کریم۔ دنیا میٹھی نیند سو رہی ہے اور تیرے بندے کو تیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کھینچ کے تیری سرکار میں لے آئی ہے۔ ساری کائنات چھوڑ کے سب سے الگ اور بے نیاز ہو کے اور خود کو مجسمۂ عجز و نیاز بنا کے سب آستانوں کو خیر باد کہہ کے تیرے آستانۂ عالیہ پہ حاضر ہو کے شاہوں کی چوکھٹوں کو ترک کر کے یا غیاث المغیث تیری چوکھٹ پہ قیام کر کے۔ تیرے سوا سب درباروں سے نگاہیں پھیر کے بس اِک تیرے در پہ ہاتھ باندھ کے تیری جناب میں ہاتھ پھیلا کے دِل کی گہرائیوں سے فریاد کرتا ہوں۔ دِل کے سوتے آنکھوں سے بہا کر پلکوں کو جھکا اور جھپکا کر اشکوں کی نیاز نذر کرتا ہوں اور رُو رُو کے آنسوؤں کی جھریاں رخساروں پہ بنا کے اور آنکھوں کے یہ مکین آبی موتی تیرے حبیب کی سُنّت پہ بکھیر کے کمر ٹیڑھی کر کے سوال کرتا ہوں۔

ہاتھ چھوڑ کے خالی ہاتھ ہو کر کاسۂ گدائی دراز کرتے ہوئے اپنی خالی ہاتھوں سے دامن پھیلا پھیلا کے نمناک سوالیہ نگاہوں سے تیری جانب تیری جناب میں آسمان کی سمت ٹکٹکی باندھ کے اِس ایمان و ایقان کے ساتھ دیکھتا ہوں کہ

میرے علیم و خبیر مولا تو میرے دِل و جان کی کیفیات اور میرے جسم کی اِک اِک ادا کو جانتا اور دیکھتا ہے لہٰذا میں تیرے حضور کمر جھکا کر پُشت کو اونچا سر کو نیچا جبین کو خاک آلود کر کے اور ناک کو تیری زمین پہ رگڑ رگڑ کر غبار آلود کر کے تجھی سے سوال کرتا ہوں کہ اے خلّاقِ کائنات تو میرا خالق ہے میں مخلوق ہوں۔ میں عابد ہوں تُو معبود ہے میں ساجد تو مسجود میں طالب تو مطلوب اور میں سائل ہوں جبکہ تو مسئول ہے۔

پھر میرے مولا۔ تو دینے والا میں مانگنے والا تو غنی میں فقیر تُو آقا میں غلام تُو مولا اور میں بندۂ احقر و عاجز ہوں۔

یا غفور الرحیم = میں گناہوں خطاؤں اور ظلموں کی بھٹیوں میں اب تنبیر کے ہاتھوں جھلسنے والا اور تو رحمت و مغفرت کی بارد و سرد گھٹائیں برسانے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر میرے رحیم وکریم مولا مجھے یہ بھی بتا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تو صرف صالحین کی ہی سنتا ہے یا اُن کے واسطے سے سنتا ہے تو پھر تیری صفت قدیر و عزیز اور رحیم وکریم کس کے لیے ہے اور اگر یہ مجھ جیسے خطا کاروں کے لیئے ہے تو پھر اپنے فضل وکرم کی بارش اپنے اِس بے بس بے کس اور گناہگار موحد بندے پہ بھی برسا دے جو سب سے مایوس ہو کر تیرے حضور امیدوں اور آنسوں کے دامن پھیلا کے آیا ہے ۔

یہ فرش زمین پہ ندامت سے اعترافِ گناہ اور بخشش مانگنے والے کی فریاد عرشِ معلّی پہ صاحبِ عرشِ عظیم کے ہاں پہنچتی ہے جس کے حضور ادنیٰ سی نیکی کی بھی قدردانی ہے ایمانِ خالص کی عزت افزائی اور خلوصِ دِل کی ثمر باری ہے ۔

کیفیت عنایت و ثمر باری

کیفیت و نوعیت کی تبدیلی ہو سکتی ہے لیکن تصوّرِ زیاں کاری نہیں ہے اسلیئے کہ مانگنے والا جو مانگ رہا ہے ہو سکتا ہے کہ دینے والا اُس کی بجائے اُس کا کوئی نعم البدل عنایت فرما دے یا وہی دیدے یا کچھ نہ دیوے اور آخرت میں اُس کا اجر جنّت کے باغات و محلّات کی صورت میں اِس سے کہیں زیادہ محفوظ کر دے کیونکہ

وہ مہربان حکیم و خبیر خالقِ فطرت و جبلّت اپنے بندے کی طبیعت و ضرورت کو اُس سے بھی کہیں زیادہ جانتا ہے کہ اِس کے لیے کونسی چیز نقصان دہ ہے اور کونسی فائدہ مند ہے اور وہ کن حالات میں کونسے اوقات میں کونسی شئے کتنی مقدار میں فائدہ مند ہے اور

بندے کو جو کیفیّت بظاہر نقصان دہ یا دعا نامقبول دکھائی دیتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے نامعلوم کہ اُس کے بدلے کتنے عظیم فوائد حاصل ہونے والے ہیں۔
لیکن۔ آہ۔ کہ جلد باز انسان اپنے مہربان مالک کے سامنے اُس نادان بچے کی طرح رونے بیٹھ اور زیادہ گوئیاں کرنے لگتا ہے کہ جس کے ہاتھ سے مہرباں ماں چاقو چھینتی ہے تو اُس کے چلّاتے اور گلا پھاڑنے پہ ماں بے ساختہ کہتی ہے۔

میں نے چاقو تجھ سے چھینا ہے تو چلاتا ہے تو
مہرباں ہوں میں تجھے نامہرباں سمجھا ہے تو

مَتاعِ گراں مایہ

صنفِ ادب میں خطوط اور بالخصوص ان خطوط کو بڑا ہی اعلیٰ مقام حاصل ہے جو کسی محبوب کو لکھے جائیں اِس لیے کہ اُن میں دِلی کیفیات بے ساختہ اور بے تکلّف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک صنفِ ایسی بھی ہے کہ جس میں صاحبِ کلام داد و تحسین سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ اِس لیے کہ وہاں ماسوائے ایک محبوبِ حقیقی کے کوئی اور ہوتا ہی نہیں اب اگر کوئی سراپا ستم رسیدہ اور رنج والم کا مجسمہ اُس محبوبِ حقیقی کا تصوّر ذہن میں بٹھا کر اپنے دِل کو ہاتھ کی طشتری پہ رکھ کر چیرے گا تو وہ الفاظ نہیں بلکہ سرد آہوں اور نالہ وشیون کے سوتے ہوں گے۔ جو قطعاتِ قلب سے راستہ بناتے ہوئے آنکھوں میں آکر پلکوں سے ٹپک کر رخساروں پہ دھاری بناتے ہوئے ڈاڑھی کو بھگونے والوں کی صورت میں قرنوں تک لاکھوں انسانوں کے دِلوں کی عمیق گہرائیوں میں اُتر کر ارتعاش پیدا کرتے رہیں گے۔ پھر ان انمول اور ستھری موتیوں کو بکھیرنے والی زبان اگر شاہراہِ وحی اور فصاحت و بلاغت کی پگڈنڈی ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثیر و اعجاز کے کونسے الفاظ صفحۂ قرطاس پہ رقم کروں۔

بس یہی کر سکتا ہوں کہ اُن شہ پاروں کو یہاں بیان کردوں جو انبیاء کی قرآنی دعاؤں کی صورت میں ہیں اور آخر میں رحمت اللعالمین کے حسین شفقتین سے فضا کو معطر و مسحور کرنے والے لعل و گہر پیش کردوں۔

انبیاء کی مناجات

آدم علیہ السلام کی پکار

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

ترجمہ: پروردگار ہمارے ہم اپنے آپ پہ ظلم کر بیٹھے اور اب اگر تونے ہمارے لئے بخشش و رحمت نہ کی تو ہم خسران والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اپنے گناہ کا اعتراف اور ساتھ ہی یہ اقرار کہ تیرے در کے علاوہ تو کوئی در نہیں کہ جو ہمارے لیے باعث پناہ ہو اور اب اگر تیری مغفرت و رحمت نے ہمارے داغ عصیاں کو نہ دھویا تو پھر سوائے بربادی کے اور کیا ہے۔

اے آدمؑ و حوّا کی اولاد۔

رحمت حق جوش میں آتی ہے اور ہمارے والدین کو ڈھانپ لیتی ہے

یونس علیہ السلام کی آواز

شکم مچھلی کے اندھیروں، بحر بے کراں کی میلوں دور تہہ میں ظلمات در ظلمات میں جب نور کی کوئی کرن نہ رہی سوائے اُس ایک نُور کے جو آسمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور زمین کا نور ہے۔ اُس کی طرف یکسو ہو کر اسی باپ آدم کا بیٹا بے ساختہ پکار اُٹھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

ترجمہ:۔ تیرے سوا تو کوئی معبود نہیں تو پاک ہے ظالموں میں سے تو میں ہی ہوں۔

کیوں کیسا انداز ہے سیدنا یونسؑ کو ساری کائنات ایک بے مقدار ذرّے کی طرح سمٹی ہوئی نظر آتی ہے اور ہر طرف اُسی کی قدرت ہی قدرت محیط نظر آتی ہے تو پکار اُٹھتا ہے کہ

تیرے علاوہ تو کوئی عبادت کے لائق نہیں جو مجھے نجات بخشے اور مقدّس و مطہر ہستی تو صرف تیری ہی ہے جبکہ گناہ میں لتھڑا ہوا میں ہی ہوں تو اب ظلماتِ سمندر بھی کی ندائے ندامت کو عرشِ معلّی تک جانے سے کب روک سکتے تھے بس پھر کیا تھا اللہ اپنے بندے کو آسمانِ دنیا کے نیچے لے آیا تھا۔

زکریا علیہ السلام کی التجا

بیت المقدّس کی نذر کی ہوئی لڑکی مریم کے کفیل زکریا علیہ السلام بچی کے پاس بے موسمے پھل دیکھ کر پوچھتے ہیں کہ کہاں سے آئے تو جواب ملتا ہے۔ اللہ کی جناب سے بوڑھا نبی مالک کے حضور اپنے حجرے میں جھک جاتا ہے اور نہایت ہی آہستگی سے مناجاتیں کرتا ہے۔ اے اللہ ہڈیاں کمزور اور سر کے بال سفید ہو گئے جبکہ بیوی بھی بانجھ ہے لیکن تجھ سے التجا کر کے ناامید نہیں۔ بس سوالی کا سوال یہ ہے کہ

فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جناب سے ایک بیٹا عنایت فرما دے۔
اور موقع تاک کر کہا کہ جو بے موسمے پھل دے سکتا ہے، وہ بے موسما وارث بھی عنایت کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے سوال کرنے والے کو بیٹا دیا تو نہ صرف یہ کہ خود ہی یحییٰ نام اور سیّد و حصور لقب دیا بلکہ نبوت سے بھی سرفراز فرما دیا۔

ایوب علیہ السلام کی صدا

مخصوص نوعیت کی مرض نے اللہ کے ایک صابر بندے کو شہر سے باہر نکلوا دیا ہے اور ماسوائے رفیقۂ حیات کے اپنے بیگانے سب اظہارِ نفرت کرتے ہوئے چھوڑ گئے ہیں۔ جب کوئی نہ رہا تو پھر بھی مالک کے دامن کو نہ چھوڑا اور یوں لگا صداء دینے۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

میری پرورش فرمانے والے مجھے بڑی تکلیف لاحق ہو گئی ہے اور تُو بے انداز رحم والا ہے اب کے وہی ایوبؑ اللہ کا نبی صاحبِ دولت و اولاد اور اللہ کا صابر و پسندیدہ بندہ ٹھہرا۔

یوسف علیہ السلام کی رجاء

یہ آزمائشِ حسن میں مبتلا ہونے والا اللہ کا نہایت ہی حسین و جمیل بندہ کون ہے جو احکم الحاکمین کے احکام کی محبت ہیں۔ کہ کہیں ورغلانے والیوں امیرزادیوں کے دام فریب میں آکر اُس کے حکم کو توڑتے ہوئے نادانوں میں سے نہ ہو جائے۔ محلات کی تمام خوشنمائیوں اور دلفریبیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑ کر اپنے مالک سے جیل جانے کی انوکھی اور نرالی دعا کرنے لگا۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ

اے میرے رب جیل مجھے بڑی ہی محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جس کی طرف مجھے دعوت دی جاتی ہے۔

پروردگار نے دعا کو منظور فرمالیا اور جیل جا کر بھی اللہ کا یہ مؤحد بندہ قیدیوں کو اپنے مالک کی عظمت و توحید کا درس دینے لگا۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ

ترجمہ:۔ اے میری قیدی ساتھیو۔ کیا بہت سارے رب اچھے ہوتے ہیں یا ایک ہی جو بڑا غالب و زبردست ہو۔

اس کی ذات پہ یوں ایمان رکھنے والے اور پھر اُس کی وحدانیت کے یوں ترانے سنانے والے کو اُس نے تمام انعام و اکرام سے نواز کر تخت شاہی پہ بٹھا کر دشمنوں کو سامنے کھڑا کر کے تحیّر آمیز منظر بپا کر دیا۔

موسیٰ علیہ السلام کی نداء

اور یہ شاہزادہ بھی کہ جس نے قصر شاہی میں شاہانہ پرورش پائی ہے نازو نعمت سے ملکہ کی گود میں پلا ہے اور اب حالات نے کچھ یوں پلٹا کھایا ہے کہ بادشاہ جان کے در پہ ہو گیا ہے اور یہ جان بچاتے ہوئے وطن سے بے وطن سفر کا مارا ہوا بے منزل مسافر ایک کنوئیں کے پاس دو پاکباز عورتوں کی بکریوں کو پانی پلانے کے بعد ایک سایہ دار درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہے اور مالک سے سرگوشیاں شروع کر دیتا ہے اور مالک اُس کی اِس ادا کو یوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان فرماتا ہے۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ○

ترجمہ:۔ ان دونوں کو پانی پلانے کے بعد سائے کی طرف پلٹا اور کہنے لگا میرے پروردگار اس وقت تو جو بھی بھلائی مجھ پہ نازل فرمائے میں فقیر ہوں۔

کیسے جامع الفاظ ہیں کہ اس منظر کا تصور کر کے دل جھوم اٹھتا ہے بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے یعنی جہاں سے آیا ہوں وہ جان کے درپے ہے اور جانا کہاں ہے۔ یہ معلوم نہیں اور اب اس فقیر کو اپنے غنی الحمید کی کتنی بھلائیوں کی ضرورت ہے یہ سائل اپنے عطا کرنے والے کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔

چنانچہ انہی دو عورتوں میں سے ایک اپنے باپ شعیب علیہ السلام کا پیغام لاتی ہے اور یوں نبی کا گھر اس فقیر مسافر کا ٹھکانا بن جاتا ہے۔ یہیں پہ شادی ہوتی ہے اور واپسی پہ اللہ تعالیٰ طورِ سیناء پہ نبوت سے سرفراز فرما کر کلیم اللہ کے لقب سے ملقب کر کے یدِ بیضاء اور عصاء کے معجزات دے کر فرعونِ مصر کی طرف بنی اسرائیل کا نجات دہندہ بنا دیتے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

سید ولدِ آدم ابوالقاسم ﷺ اپنے محبوب آقا کی محبت کا اسی سے یوں سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ مجھے اپنی محبت میری جان۔ اہل بیت اور آب سرد سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بڑھ کر عنایت فرما اور پھر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز میں اپنے محبوب کی محبت کے قرب میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ پاؤں متورم ہو جاتے۔ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور ہچکی بندھ جاتی تب معبودِ مسجود نے فرمایا۔

اے چادر اوڑھنے والے رات کو تھوڑا قیام کیا کر اور قربان جاؤں رحمت اللعٰلمین کے اسوۂ حسنہ پہ کہ اس دوران باہر تشریف لاتے۔ تو دروازے کو اپنی خوبصورت انگلیوں کے پوروں سے نہایت آہستگی سے کھولتے اور بند کرتے کہ کہیں رفیقۂ حیات عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ کھل کر نیند اچاٹ نہ ہو جائے کہ معبود کی عبادت اور راز و نیاز میں کوئی تیرا مخل اور بے سکون کیوں ہو۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کائنات میں بیوی سے حسن سلوک میرے آقا کی اس ادائے کریمانہ سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا اور ایسا لطف و کرم بھی وہی کر سکتا ہے کہ جسے اپنے منعم کی عنایت و انعامات کا احساس اور آقا کی رضاء و اطاعت کا پاس ہو اور اب ارحم الراحمین کے بحر رحمت میں تلاطم پیدا کرنے والے رحمت اللعٰلمین کے ان الفاظ کو ملاحظہ کیجئے کہ جن میں بندے کی طرف سے عاجزی و انکساری اور بے کسی کی انتہا ہے تو اللہ کی عظمت و جلالت اور ہیبت و سطوت کا عظیم الشان مشاہدہ بھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ۔ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ۔ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بِذَنْبِہٖ۔ اَسْاَلُکَ مَسْئَلَۃَ المسکین۔ وابتھل الیک ابتھال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر دعاء من خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ وذل لک جِسْمُہٗ وَرَغِمَ لک انفہ۔

اَللّٰھُمَّ لا تجعلنی بدعائک شقیا وکن لی رؤفا رحیما یاخیر المسئولین و یا خیر المعطین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ اے اللہ تُو میری بات سُنتا میری جگہ کو دیکھتا اور میرے ظاہر و باطن سے باخبر ہے۔ غرض تجھ سے میرا کوئی معاملہ چھپا نہیں رہ سکتا میں آفت زدہ فقیر، فریادی، طالبِ پناہ پریشان و ہراساں اپنے گناہوں کا معترف ہوں اور تیرے حضور سوال کرتا ہوں جیسے بے کس سوال کرتے ہیں گڑگڑاتا ہوں جیسے خطا کار ذلیل گڑگڑاتا ہے اور تجھی سے مانگتا ہوں جیسے مصیبت کا مارا ہوا خوف زدہ مانگتا ہے اُس شخص کے مانگنے کی طرح جس کی گردن تیرے حضور خم ہو آنسو رواں ہوں اور اُس کا سراپا عجز و نیاز ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو۔

اے اللہ تو اپنی ذات سے نامراد نہ کر اور میرے ساتھ شفقت و رحمت کا سلوک فرما۔ اسے پکارے جانے اور عطا کرنے والوں سے برتر۔

ایمان و ایقان کی مشاھداتی قوت سے لبریز میرے محبوب آقا ؐ کبھی اپنے مالک کی کبریائی یوں بھی بیان فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ جسے تو عطا کرے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اُسے دنیا کی کوئی قوت عطا کرنے والی نہیں اور نہ ہی تیرے سامنے کسی صاحبِ شرف عزت دار کی عزت کوئی نفع دے سکتی ہے۔

عظیم تر تعلق

اور وہ کہ جس کے پاس حقیقی عزتیں ہیں اُس ربّ العزت کے حضور مقامِ محمود پہ شافعِ روزِ محشر ؐ اپنی آخری دعا سربسجود ہو کر اُس دن کریں گے کہ جس دن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

ترجمہ:- اُس دن جبریلؑ اور تمام ملائیکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی سوائے اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ بھی درست بات کہے گا۔

اب اِس نورانی مخلوق یعنی فرشتوں کی تعداد کا یہ حال ہے کہ ساتویں آسمان پہ بیتُ المعمُور ہے اور جب سے یہ کائنات معرضِ وجود میں آئی ہے روزانہ ستر ہزار فرشتے اِس کے گرد طواف کرتے ہیں اور جو جماعت ایک دن طواف کر لیتی ہے قیامت تک کے لیے باری نہیں آئے گی۔

یہ تو ہوئی تعداد جبکہ جسامت کا یہ حال ہے کہ صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ حراء اور شبِ معراج میں رُوح الامین یعنی جبریلؑ کو اُس کی اصل حالت میں دیکھا تو اُس کے چھ سو پر تھے جن کا ایک سرا مشرق تک تو دوسرا اُفقِ مغرب تک پھیلا ہوا تھا۔

اور پھر بعض ملائیکہ کی جسامت تو انتہائی حیران کن ہے کہ اگر اُن کے کانوں کی نچلی لَو سے گھوڑا دوڑانا شروع کر دیا جائے تو گردن تک مسافت طے کرنے میں پانچ سو سال کا عرصہ لگ جائے۔ www.KitaboSunnat.com

جلالۃ الملک کا اظہارِ جلالت

اور اب اُس عظیم دِن کی ہیبت و ہولناکی کا مشاھدہ کریں کہ جب کائنات کی تباہی و بربادی کے بعد خلّاقِ کائنات کی یہ عظیم الشان مخلوق اس کے حضور صف بستہ کھڑی ہوگی اور دوسری طرف آدمؑ سے لے کر قیامت تک کے تمام لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔ نفسا نفسی کا عالم ہوگا حتیٰ کہ انبیاءؑ تک لرزہ بر اندام ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باوجود اس لاتعداد جمّ غفیر کے ہر سُو سکوت وسنّاٹا چھایا ہوا ہو گا۔

گلشن میں کہیں بوئے دم ساز نہیں آتی
اللہ رے سنّاٹا آواز نہیں آتی

یکایک خلّاق کائنات زمینوں کو مٹھی اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ اور اُس دن تمام زمین اُس کی مٹھی اور تمام آسمان اُس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ پاک اور بالاتر ہے وہ اُس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

اور لطف یہ ہے کہ اُس جبّار و قہار خلّاق کائنات کے ہاتھ میں اُس کی یہ ساری کائنات یوں ہو گی جیسے کسی کے ہاتھ پہ رائی کا دانہ ہو تو

مالک الملک اِس کائنات کو اپنے ہاتھ پہ بار بار اُچھالے گا اور پھر اُس کا پُر جلال اعلان سکوت وسنّاٹا توڑتا ہوا گونجے گا۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

آج کے دن بادشاہی کس کے لئے ہے۔ کہیں سے کوئی جواب نہ آئے کہ سب کپکپا اور تھر تھرا رہے ہوں گے لہٰذا اُس صاحب جلال واکرام کی طرف سے ہی اعلان ہو گا۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

اللہ واحد قہار ہی کے لیے ہے۔

پھر فرمائے گا۔

اَنَا الْمَلِكُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہِ اعظم میں ہی ہوں

أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ - أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ

کہاں ہیں سرکش - کہاں ہیں تکبّر و غرور کرنے والے - پھر اس عظیم تر یوم میں اس دوران مالک الملک تمام تر شان اور پورے جلال میں اپنا نشانِ جلالت ظاہر فرمائے گا۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ٥ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ٥

ترجمہ:- جس دن نشانِ جلالت کا اظہار کیا جائے گا اور سجدے کی طرف بلائے جائیں گے تو جھکنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ذلّت نے ڈھانپا ہو گا۔ اس لیے کہ انہیں مالک کے حضور جھکنے کے لئے بلایا جاتا تھا جبکہ یہ صحیح سالم تھے۔

دائمی فیصلہ

تو اللہ کے جن موحد بندوں نے بندگی صرف اور صرف اُسی معبودِ حقیقی کی کی ہو گی اور اپنی زندگی کے ہر معاملے اپنی گردن اُسی کے حضور خم کی ہو گی اُس کی بنائی ہوئی باعزت پیشانی خالص اُسی کی جناب میں ذلیل کر کے باعزت کی ہو گی۔ ناک اُسی کی چوکھٹ پہ رگڑی اور مناجاتیں اُسی کے آستانۂ عالیہ پہ کی ہوں گی اور حالات دعوامل کے شدائد میں بھی رسیِ وحدانیت پہ ہاتھ کی گرفت ڈھیلی نہیں پڑنے دی ہو گی۔

احکم الحاکمین شفیع المذنبین کو جو اپنا سر مقام محمود پہ مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم الدین کے حضور سجدہ ریز کر کے تعریف و توصیف میں مگن ہوں گے۔
مخاطب کر کے ایسے لوگوں پہ مغفرت و رحمت کی برکھا برسا کر جنت کی ازلی و ابدی نعمتوں سے ہمکنار کر کے اپنا عہد پورا کر دے گا۔

رہے وہ لوگ کہ جنہوں نے اپنے خالق کی قدر نہیں کی ہوگی اُس کی آواز پہ لبیک اور ماتھا اُس کے حضور نہیں جھکایا ہوگا یا جھکایا تو ساتھ ہی دوسروں کے سامنے بھی خم کیا ہوگا یا درمیانی حجابات اور واسطوں وسیلوں کی تصویر باندھی ہوگی۔

اب انصاف کے ساتھ خود ہی بتاؤ کہ مخلوق کے سامنے جھکنے والے ایسے ذلیل ماتھے اس قابل ہیں کہ آج خالق کائنات کے حضور بھی سجدہ ریز ہوں؟

لہذا کمریں تختہ کی مانند بنا دی جائیں گی خواہش شدید پہ بھی جھک نہیں سکیں گی۔ تو جہنم کے داروغوں کو حکم دیا جائے گا کہ ان مشرک ظالموں کو بیڑیاں اور طوق پہنا کر اوندھے منہ جہنم میں پھینک دو اور موت کو ذبح کر کے موحدین و مشرکین کے درمیان جنت و جہنم کی صورت میں احکم الحاکمین کا دائمی فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ